مکیاولی

اور

علم سیاست

مصنّفہ

دی رائیٹ انرابل جان مارلی ام پی

نے

مکیاولی پر سنہ ۱۸۹۷ء میں ایک لکچر دیا تھا جس کا ترجمہ نواب
ذوالقدر جنگ بہادر بی۔ اے۔ بارسٹر اٹ لا نے کیا ہے

سنہ ۱۳۱۶ھ — سنہ ۱۸۹۹ء

باہتمام سید محمد محسن برادر سید محمد سلطان عاقل دہلوی مرحوم

مطبع مفید الاسلام حیدرآباد میں چھپا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶	۹	سامت	سلامت
۱۹	۱۲	اس	اسکی
۵۸	۱۵	پسند	انصاف پسند
۶۰	۱	اسمیں لفظ (نہ) زیادہ ہی	
۷۲	۱	کہتا	کرتا
۷۹	۴	رہی	آرہی
۹۹	۷	پھونچادیا	پھونچایا

حاشیہ

صفحہ (۲۵) نوٹ نمبر۱- انگلستان کا محقق

" " نمبر۲ فرانس کا مشہور محقق

صفحہ (۴۸) نوٹ نمبر۱- اب ایک حصہ ملک ایشیاء کا ہے

صفحہ (۹۵) نوٹ نمبر۱- یہ ایک مشہور جج یعنے ملک ہالنڈ کا مقنن ہے۔

—— شاید یہ پہلا ہی شخص تھا جسنے انٹرنیشنل لا پر اپنے خیالات ظاہر کیئے

نوٹ کاتب کی ہی غلطی سے رسالہ ہذا میں بجائے مکیاولی کے میکیاولی لکھا گیا- اسکی صحت فرماویں

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مترجم نے مجھہ پر فرمائش کی ہی کہ ایک مختصر دیباچہ اس کتاب کا مین
بھی لکھون - پس اول مین تصنیف مصنف اور بعدہ اس تصنیف کے
ترجمہ کا حال تحریر کرتا ہون - یہ رسالہ جسکو میرزا محمد ذو القدر بیگ خان
ذو القدر جنگ بہادر نے ترجمہ کیا ہی ایک بیان یعنی لکچر تہا جو مصنف نے
ماہ جون ۱۸۹۷ع مین شیلڈونین تھیٹر مین پڑہا تہا - مصنف کا نام رائٹ
آنریبل جان مورلی ہی یہ ممبر آف پارلیمنٹ بہی ہین اور انگلستان کے
مشہور مدبر و حکیم و ادیب بہی ہین - اس رسالہ کی عبارت ایسی مشکل
انگریزی ہی کہ اسکا ترجمہ کرنا خاص حق مترجم کا تہا - موضوع اس

رسالہ کا تدبیر ملک و اہل ملک ہی۔ یہ ایسا رُوکھا سُوکھا مضمون ہی کہ عام
خلائق شاید اُسکو پورا پڑہنے کی بہی نہین۔ اور اگر پورا پڑہینگے بہی تو
ایکسبار پڑہکر دوبارہ ہاتہہ بہی نہ لگائین گے۔ مگر مترجم کا مقصود
اس ترجمہ سے یہ ہی کہ اس قسم کے خیالات سے بہی اہل ہند کو واقف
کر دے۔ یہ اہل یورپ کا قول ہے کہ مسلمانون مین تدبیر ملک و تہذیب
قوم کے اصول کبہی مرتب نہین ہوئے۔ اگرچہ مین ابتدا مین اس قول
کو نہین مانتا تہا۔ مگر اب جو غور کرتا ہون تو یہ مقولہ کچہہ غلط بہی نہین پاتا ہون
نہ اسوجہ سے کہ مسلمانون مین لیاقت ایسی نہ تہی کہ یہ اصول مرتب کرتے
بلکہ نفس الامر مسلمانون کو اسکی ضرورت بہی نہ تہی اُنکی تدبیر و تہذیب دوسری
اصول پر مبنی تہی جو مُضر ہون یا مُفید ناقص ہون یا کامل بہر طور اہل یورپ
کے اصول سے جدا تہی اور جو بنی آدم کے فرد اور جماعت دونون پر یکسان
اثر رکہتی تہی۔ مسلمانونمین یہ ہوا جبتک رہی سلطنت کا قائم کرنا یا کسی فرد بشر کی
شخصی حکومت کا قبول کرنا ناجائز قرار دیا گیا ہی۔ ہمارے ہان دولت
دولت شخصی نہین ہی بلکہ دولت عامّہ ہی۔ ہمارا بادشاہ ہمارا خدا۔ ہماری
سلطنت سلطنت خدائی۔ ہمارا قانون قانون الٰہی ہی جو حاکم اور

محکوم دونون پر یکسان موثر ہے - نہ ہماری ہان ملکون کی تقسیم - نہ قومون
کی تفریق - ملک ملکِ اسلام - قوم امتِ محمدی - اگر عرب و عجم مین فرق
ہی تو نسل کا فرق ہی - زبان کا فرق ہی - رسم و رواج کا فرق - مگر قانون
معاد و معاش سب کا ایک ہی ہی - لہذا تدبیر و تہذیب مملکت بہی ایک
ہی ہی اور یہ تدبیر و تہذیب مبنی ہی اوس ہی قانونِ الٰہی پر جسکی ترمیم کا خیال
گستاخی اور تبدل و تغیر کا ارتکاب معاصی ہی - یہی قانونِ معاد و معاش
جو فرقہ کے افراد مین انفراداً منصوص ہی وہ ہی قانون معاد و معاش
قوم کے فرقون پر اور ممالک کی اقوام پر فرض ہی اور وہ ہی قانون
امتِ مرحومہ و دیگر اُمَمِ محروسہ کے باہمی تعلقات مین لازم و ملزوم
ہی - اس مقدس قانون مین خلیفہ ہر فرد مسلمان کے مقابلہ مین مدعی و مدعا
علیہ مثلِ احدٌ من الناس ہی یعنی قاضی دونون کو برابر سزا دیسکتا ہی اور
اس ہی قانونِ پاک کی زور سے خلیفہ قاضی کو معزول کرسکتا ہی خلیفہ
قانون کا نگران ہی اور قاضی خلیفہ کا پاسبان ہی - پس مسلمان اور مسلمان
اور مسلمان و غیر مسلم کے باہمی تعلقات مین ہمکو جدید قانون کی تلاش
کی ضرورت نہین ہی - ایک ہی قانون ہی کہ جسمین نہ باہمی مرتبہ کا فرق

رکھا گیا اور نہ ملت وقوم ورنگ مین کوئی رعایت کیگئی جو اصول خلاف
و معاشرت و تمدن کے مقرر کردیے گئے وہ مسلمان وغیر مسلمان سب
کے واسطے منصوص ہوگئے اور اونکی بابت ارشاد ہوچکا کہ الیوم اکملت
لکم دینکم۔ نہ ہمکو ان مین تبدل و تغیر کی مجال ورنہ ترمیم و تنسیخ کا اختیار
شاید اسہی واسطے مخالفین اسلام نے اس قانون پر یہ اعتراض کیا ہی کہ
دین اسلام مین ترقی محدود کردی گئی ہی افسوس ہی کہ بوجہ اختصار مین
اس مقام پر وہ وجوہ بیان نہین کرسکتا جن کے ذریعہ سے یہ اعتراض
بالکل باطل ثابت ہی۔ اسلام ویہودیت کے سوا دوسری کل اقوام
قدیم وجدید نے اپنے اپنے واسطے قانون اختراع کرلئے ہین اس
واسطے کہ تمدن بے قانون ممکن نہین ہی۔ مثلاً ہنود کے رشی ومنی
لوگون نے۔ یونان کے حکیمون نے۔ روسۃ الکبریٰ کے قیاصرہ
نے اپنی اپنی قوم وملت کیواسطے قانون مرتب کئے ہین اور انکا معاد و
معاش خود انکی ساختہ اصول پر مبنی ہی جو ایسے لچکیلی ہین کہ ہر وقت اونمین
خمیدگی پیدا ہوسکتی ہی۔ اسی طرح اقوام بیت النصاریٰ یعنی ممالک
یورپ نے اپنے واسطے جدا جدا قوانین تمدن ومعاشرت بنالیے ہین

اور اس طوائف الملوکی کیوجہ سے انکو ایسے اصول کی ضرورت پڑی
جو قوم و قوم کے باہم تعلقات کو پابند تہذیب اخلاق کردے اور جو
پالٹی و پالٹکس ڈپلومسی وغیرہ فنون کو مضبوط و مربوط کرتے ہین -
ان فنون کے ماہرین و مصنفین مین سے مچیاولی بہی ایک مصنف
گذرا ہی اور ایک امام اس فن کا سمجھا جاتا ہی - یہ شخص ملک اطالیہ کا
رہنے والا تہا اور اسنے چند اصول تدبیر مملکت و تہذیب قوم کی
نسبت ایسے قائم کئے ہین جو اُسکے زمانے سے آجتک قدح و جرح
کے مورد رہے ہین اور اس مصنف کی کتابون کا ترجمہ بیت النصاری
کی کل مہذب السنہ مین ہوگیا ہے - پس یہ چند اوراق جو مرزا محمد
ذوالقدر بیگ خان ذوالقدر جنگ بہادر طولعمرہٗ نے ترجمہ کئے ہین ابہی
اجمالین مصنف کے حالات سے تعلق رکہتے ہین - کیا اچھا ہو اگر اس
مصنف کی تصانیف کا بہی ترجمہ اردو زبان مین کردیا جائے فقط

آغا میرزا بیگ خان سرور الملک -

مکیاولی

اور

علم سیاست

مصنّفہ

دی رائیٹ انرابل جان مارلی ام پی

نے

مکیاولی پر ۱۸۹۷ء مین ایک لکچر دیا تھا جس کا ترجمہ نواب

ذو القدر جنگ بہادر بی۔ اے۔ بارسٹرایٹ لا نے کیا ہی

سنہ ۱۳۱۶ھ سنہ ۱۸۹۹ء

باہتمام سید محمد محسن برادر سید محمد سلطان عاقل دہلوی مرحوم

مطبع مفید الاسلام حیدر آباد مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کے ترجمہ کرنے سے ہمارا فرض منصبی اور دلی مقصود یہہ ہے
کہ ہم اپنے ہم وطنون کے دلون مین علم سیاست کے حاصل کرنیکا
شوق پیدا کرین تاکہ وہ اسطرف راغب ہون اور اس وسیع مشنیری
کی پوری پوری حقیقت سے واقف ہو جائین اور اپنی ریاست
کے قیام و استحکام اور ترقی علوم مین کوشش کرتے رہین
اسوقت خاص حیدرآباد کے ادنی اور اعلی پر فرض ہے کہ اوس
عظیم الشان سلطنت اور مملکت خداداد کا خیال کرنا چاہیے۔ جسکو
مغلون نے اپنی جان عزیز دیکر خونبہا کے عوض خریدا۔ اور مسلمانون

کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سنبھالا۔ اور اُن کے بجھتے ہوئے ستارے کو دوبارہ
علم کی تیز روشنی سے روشن کیا جو اَظھرمِنَ الشَّمس ہی۔ ہمین یہ جاننا
ضرور ہی کہ ریاست بے سیاست اور سیاست بے علم ممکن نہین۔
غور کرنا چاہیے کہ ابتدای آفرینش سے تا زمانہ مسیح علیہ السّلام بباعث
جہالت انسان کی قوم کی کسقدر بربادی ہوئی اور کیسے کیسے سلاطین
الوالعزم اور اُن کے خاندان نیست و نابود ہو گئے جنکا آج نام و نشان
نہین رہا۔ چھہ سو برس کے بعد عربون نے پھر علم کو ترقی دی اور سیاست
تمدن کو کمال تک پہونچایا کہ مغرب سے مشرق تک اُنکا سکّہ بیٹھہ گیا اور
اُن جاہل اقوام کو کیسا شایستہ بنا دیا جو آج دنیا پر حکمران ہین اور ابی
سیاست کے ذریعہ سے قیامِ سلطنت اور استحکامِ مملکت کو ترقی دی رہے
ہین اور علوم کے فروغ دینے مین اپنے آپ نظیر ہین وا ی برحال اُنکو
جو اپنی میراثِ جدّی کو بہی کہو بیٹھے اور جو کچھہ تعلیم پائی تہی اُسکو بہی بہول
بہال چہوٹ کر دیا۔ گویا خود ترقی کے جانی دشمن اور تنزّل کے دلی
دوست بنے۔ آزادی کو غلامی سمجہا اور غلامی کو آزادی۔ تواریخ کو
دیکھنا چاہیے کہ پہلی اسلامی سلطنتون مین جبتک کہ لوگ تدبیرِ مملکت

مین تعلیم نہ پا لیتے تھے تب تک سرکاری ملازمت کے مستحق نہیں سمجھے
جاتے تھے - اب تعلیم کا مآل نوکری پر منحصر رکھا گیا ہی - حالانکہ نوکری
کی بنیاد زبان کی نوک پر ہے - تعلیم کا ماحصل یہ ہی کہ علوم کے ذریعہ
سے ایجاد کرین - تجارت کو ترقی دین کہ اپنی قوم کو نفع پہونچے - ملک
کو رونق ہو - مملکت کو استحکام ہو - افسوس صد افسوس کہ آجکل ہماری
ریاست کے عہدہ دار نمکخوار اور معزز زین باوقار کا یہ حال ہے کہ سوا
خود غرضی اور عیش و آرام کے دوسرا کام نہین - کوئی اسطرف توجہہ
نہیں کرتا کہ خود بھی علم پڑہے اور اپنے اطفال کو تعلیم دے اور بلکہ فوجی
مدرسے مین بھی داخل کرے کہ اپنی سلطنت کو قوت اور بادشاہ کی حمایت
ہو - اسوقت جو اس سلطنت ابد پائدار کو استحکام ہی وہ صرف اللہ
جل شانہٗ کی مدد اور سرکار عظمت مدار انگلیشیہ کی حمایت اور ہماری بادشاہ
ظل اللہ قدر قدرت اعلیحضرت حضرت بندگان عالی متعالی میر
محبوب علیخان بہادر آصفجاہ سادس مدظلہ العالی کی دانشوری
سے ہے کہ خزانۂ عامرہ سے لاکھون روپیہ صرف کیا اور جابجا مدرسے
کھولدیے کہ اہل ملک تعلیم سے فیضیاب ہون - اسہی واسطے

اِس نمکخوار قدیم نے یہ ترجمہ معنون بہ نام نامی و اسم گرامی اعلحضرت مدّ ظلہ العالی کیا ہے - بہی خواہانِ سلطنت کو جان و دل سے شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ ہمارا بادشاہ بندہ پرور کسقدر ہماری بہبودی اور اصلاح کی طرف مصروف ہی - ایسے بادشاہ کرم گستر رعیت نواز کو خداوند کریم ابدالآباد تختِ فرمانہی پر حکمران رکہے کہ اسکا ظلِّ عاطفت ہم بندگانِ درِ دولت کے سر پر سایہ افگن رہے - آمین ثم آمین

اے نمکخوارانِ ریاستِ حیدرآباد کیا تمہارے عیش و آرام نے تمکو ایسا مدہوش کردیا ہی کہ تم اتنا نہیں سمجھ سکتے کہ جن عہدون پر تم اب مامور ہوا ور جن جاگیرون پر تم اب حکومت کر رہے ہو - ان سب کا سبب ہمارے بادشاہِ ہردل عزیز کی جوتیوں کا طفیل ہے - ہم تم سے یہ سوال کرتے ہین کہ اگر خدانخواستہ خدانخواستہ یہ ریاست بہی ہمارے ہاتہ سے گئی تو کیا تم اپنے عہدونپر اور جاگیرونپر قائم رہو گے؟ کیا تم نے دِلّی اور اَوَدہ کے شہزادون اور عُمدہ زادون کا حال نہیں دیکہا اور کیا اب اسوقت نہیں دیکہتے ہو کہ وہ جو ایک وقت حکومت کرتے تہے وہی لوگ اب اپنی باتون کی وجہ سے جوتیان چٹخاتے پڑے پہرتے ہین

اور اُن کو کوئی نہین پوچھتا ؟

اب بھی اے ہموطنو کچھ وقت باقی ہی - جلد اپنے خواب غفلت سی اٹھو اور نمک حلالی کے ساتھ اپنے گھر کا انتظام کرو اور اپنے کو جلّاد کی خون ٹپکتی ہوئی تلوار یعنی بداقبالی سے بچانیکی کوشش کرو - ورنہ خدا نخواستہ تمھارے لئے بھی وہ دن آنیوالا ہی کہ جو اسوقت یہودیون پر گذر رہا ہے اُن لوگون پر روس مین - ایران مین - فرانس مین - اسپین مین اور افریقہ مین وہ ظلم اور تصدیع ہو رہی ہی جسکا لکھنا تو ایک طرف صرف خیال کرنیسے رونگٹے اٹھہ کھڑے ہوتے ہین -

وحشیون مین بھی اتنی عقل ہی کہ جب وہ جنگل مین شیر کو دیکھتے ہین تو آپس کی لڑائی کو موقوف رکھکر شیر کے نکالنے مین یکدلی کیساتھ کوشش کرتے ہین - تمکو تو خدا تعالی نے خطاب اشرف المخلوقات کا دیا ہی اٹھو اور اپنے بادشاہ کے ارد گرد جمع ہو جاؤ پھر ہم دیکھین تمھاری ترقی کو کون روک سکتا ہے -

بالخصوص اسوقت کو غنیمت سمجھو کہ برطانیۂ اعظم کی شوکت اور قوت کیوجہ سنے ہم لوگ کس فارغ البالی اور آرام کیساتھ زندگی بسر کر رہے ہین -

منت آنچہ حق بود گفتم تمام		تو دانی دگر بعد ازین والسّلام

فلارنس[1] کے حکما مین سے سب سے مشہور حکیم نے دنیوی ناموری کی
نظیر ہوا سے دی ہی جو کبھی اِسطرف چلتی ہی اور کبھی اُسطرف اور جتنی بار ہوا
اپنا رُخ بدلتی ہے اُتنی ہی دفعہ نام بھی بدلتا ہے۔ ہر طرف سے اور احاطۂ
تاریخ کے سب کونون سے گھومتے ہوئے فتواے عام کے متلوّن جھوکی
پچیاولی کی ٹیڑہی ترچھی اور بدنما شہرت کو ملک سے ملک کو نسلاً بعد نسلٍ
بیشمار اور مختلف صورتون مین متواتر اوڑاے لیئے چلے آتے ہین۔ اسکے
اِستقبال کو پچاس برس بھی نہ گذرے تھے کہ اسکا نام ضرب المثل بنگیا تھا

۱ یہ اطلی کا ایک مشہور شہر ہے کہ جو تیرہویں صدی عیسوی مین پایۂ تخت ایک چھوٹی جمہوری ریاست کا تھا۔

ٹامس کرامول نے - ایلزابت تک اور قتل ضمان پرتہالی میو سے لیکر زمانۂ لیگ اور فرانڈ تک اور عہد چودہوین لوآس اور ریوولوشن اور امپایر سے لیکر تیسرے نپولین اور واقعات ماہ ڈسمبر تک اور لوتہرن ریفرمیشن سے بسمارک تک اور فرڈینانڈ دی کاتلک سے ڈان کارلوس تک اور روما کی تباہی سے گاریو بری - مازینی اور کاور تک اور تمام مغرب کے بڑے ممالک مین یہہ ایک عجیب وغریب سایۂ آسیب لوگون کے دماغون مین پہرتا ہوا نظر آتا رہا ہے - کبہی اُنکو جوش دلاتا ہوا کبہی ڈراتا ہوا کبہی غصہ دلاتا ہوا اور کبہی اُنکو پریشان کرتا ہوا - ایک ناپاک جادوگر کی طرح جو عقل

---

[۱] یہہ بہت بڑا وزیر آٹہوین ہنری کا تہا (انگلینڈ) [۲] یہہ ملکہ انگلستان تہی - [۳] سنہ ۱۵۳۳ء - [۴] شہنشاہ فرانس سنہ ۱۶۴۳ء - [۵] اوس بڑی انقلاب کو کہتے ہین جو سنہ ۱۷۸۹ء کی شروع مین فرانس مین ہوا تہا - [۶] یہہ بہانجا نپولین اول کا تہا - جو پہلے فرانس کی جمہوری سلطنت کا میر مجلس تہا مگر خود سنہ ۱۸۵۱ء ماہ دسمبر مین یہان کا بادشاہ بن بیٹہا - [۷] یہہ اوس زمانہ کو کہتے ہین کہ جس مین لوتہر نے ایک نیا مذہبی فرقہ عیسائیون کا قائم کیا تہا - [۸] یہہ ایک نامی وزیر جرمنی کا تہا جسنے اس جدید سلطنت جرمن کو قائم کیا [۹] یہہ بادشاہ اسپین کا تہا - [۱۱] یہہ پایۂ تخت اٹلی کا ہے - [۱۲ و ۱۳ و ۱۴] یہہ یورپ کے مشہور محقق ہین -

اور تمیز کو معقول اور بعید العقل شعبدون سے گمراہ کر دیتا ہے۔ ابتک مرجہا جانے اور فنا ہو جانے کے عوض جتنا کہ زمانہ گذرتا جاتا ہے اُتنا ہی اُسکی شہرت اور تصنیفات اپنی طرف زیادہ غور دلاتی جاتی ہین۔ تا اینکہ جتنا غورا ور خیال اِن تصنیفات کی طرف اِس آخر وہی قریب الاختتام صدی مین تمام یورپ مین پھیلا ہے پہلے کبھی نہین پھیلا تہا ایک طویل ور بے رحم لڑائی کی وجہ سے جو مخالف ادیان مین اور سیول[1] گورنمنٹ کی متضاد قوتون مین پندرہوین صدی کے بعد تک ہوتی ہوئی آئی ہے۔ مچیاولی ہر فریق کا مورد نفرت بنا ہوا تہا اور ہر طرف سے اسپر حملہ ہوتے تھے اور جب نیا طرز معاشرت چرچ[2] اور اسٹیٹ[3] مین پھیلا تو بھی طرفدار نئے اور پرانے دونون طرز کے اسکو نگاہ حقارت اور دشمنی سے دیکھتے رہے۔ چرچ نے اگر پہلے اسکی تصنیفات کی حمایت نہین کی تو انکو ناجائز بھی نہین کہا مگر بہت جلد جب وہ چند زور ریفرمیشن کا جرمنی میں اور بیگن رینیسانس[4] کا اٹلی مین

---

[1] آئین دیوانی کو کہتے ہین۔ [2] وہ چیزین کہ جو مذہب سے تعلق رکھتی ہین۔ [3] وہ چیزین جو ریاست سے تعلق رکھتی ہیں مگر مذہب سے نہین۔ [4] ۱۴۹۴ء سے لیکر ۱۵۵۵ء تک کے زمانے کو کہتے ہین۔

پڑا تو اس شخص کا نام بھی اُن کتابون کی فہرست مین لکھا گیا جنکے پڑہنے
کی عام طور پر منادی تھی - اور جو ایک پرس یعنی چھاپے کے ایجاد ہونے
سے ظاہری ہستی مین نمودار ہونی شروع ہوئی تھین اور اب فوراً اسپر یہہ
الزام لگایا گیا کہ یہہ خارجی - گمراہ - جھوٹا - اور دشمن ایمان اور راستی کا ہے
اور اسکی ایک تصویر تیار کر کے اُسکو جلا بھی دیا تھا - اسکی کتاب پر یہہ الزام
لگایا تھا کہ خاص شیطان کے ہاتھ سے لکھی گئی ہے - جو طوفانِ زبان
درازی سولہوین صدی کے علما اور جُہلا دونون مین مچا ہوا تھا کسی زمانے
میں اپنا نظیر نہین رکھتا - اور مُردہ مچیاولی نے بھی اِس بانِ رازی کا پورا
حِصّہ پایا - جیسا کہ والٹیر[1] نے ڈانٹے کی نسبت کہا تہا کہ اسکی ناموری مستحکم
اسلیئے ہے کہ اُسکو کوئی نہین پڑہتا اوسہی طرح مچیاولی کو جو بُرا نام ملا ہے
اسکی بھی یہہ ہی وجہہ ہے کہ لوگون نے اُسپر الزام لگائے اور اسکی کتاب کی ترمیم
کی اور بُرا کہا - مگر کبھی اُسکو پڑہا نہین - کاتلکس[2] نے اسکو دشمن ہولی سی[3] کا

---

[1] یہہ مشہور محقق فرانس کا گذرا ہی - اٹلی کا مشہور شاعر تہا -

[2] عیسائیون کا ایک فرقہ ہے جو پوپ کو مانتا ہے -

[3] اُس جاے کو کہتے ہین کہ جہان پر پوپ اپنی حکومت کرتا ہے -

جانگر جاے گئے اور پراٹسٹنٹس نے جو اسپر یورش کی تو یہہ خیال کرکر کہ بجاے اصل ایمان و قانونِ چرچ کے یہہ اُن مذہبی خیالات کو جو زمانہ قدیم مین روما مین پھیلے ہوئے تھے پھر پھیلایا چاہتا ہے۔ جب دونون کاتھلکس اور پراٹسٹنٹس اوسکو گالیان دیتے تھے تو آپس مین بھی ایکدوسرے کو مچیاولی کا چیلہ قرار دیتے تھے۔ فرانس مین بھی قومی نفرت جو کہ والدہ شاہ کے ساتھ اسوجہہ سے تھی کہ وہ قوم اطالین سے تھی مچیاولی تک بھی جاپہونچی اور اسکی کتاب کو کہا گیا کہ الہام سے کیتھرین ڈی میڈیچی[۲] کے لکھی گئی ہے کیونکہ وہ اس ملک کے باپ کے نام سے معنون تھی اور بنیاد برتھالومیو کے قتل کی اور ہیوگو[۳] ناٹ کے جنگ کی سمجھی جاتی تھی۔ اسپین مین اسکے برعکس بنیاد قرار دیگئی تھی۔ اور درحالیکہ یہ شخص دوسرے ممالک مین قتل و ظلم کا حامی

[۱] کیتھلیون کا ایک فرقہ ہے کہ جو پوپ کو نہین مانتا۔

[۲] یہہ اٹلی کی شہزادی تھی جسکی شادی بادشاہ فرانس کے ساتھ ہوئی تھی۔

[۳] ایک فرقہ فرانسیسون کا ہے کہ جو اپنے مذہب کے لیئے اپنے حاکمون سے ہمیشہ باغی رہا۔

کہا جاتا تھا یہان پر شدید نفرت کے ساتھ دشمن مذہبی جنگ کا اور طرفدار
اُس خلاف فطرت چیز یعنی آئین دیوانی مین مذہبی رعایت کا سمجھا جاتا
تھا - انگلینڈ مین شاہی طرفدارون نے اسکو ملحد کا خطاب دیا تھا - اور
رعایا کے طرفدار اسکو جسیوئیٹ[۱] کہتے تھے - ایک حال کے جرمن مصنف نے
الزبیتھن[۲] لٹریچر مین اس شخص کا ذکر ۳۹۵ مقامات مین دیکھا - ان سب نے
اُسکو دغا مین اور بغض مین اور مکر مین شیطان لعین کا ساتھی بتایا ہی - سب
کو معلوم ہی جسطرح ہوڈیبراس نے اسی شخص کے نام کو ماخذ شیطان
کے اُس نام کا قرار دیا ہے جو ہمارے روزمرّہ محاورہ مین ہی - گو علمانے
ہمکو بتا دیا ہے کہ اس محاورہ کی اصل اسم نائیک سے تعلق رکھتی ہی
جسکو ملک ناروے[۳] کی مذہبی کہانیون مین آبی بھوت کہتے ہین - جب
پادریون کو مکیا ایٹو مینتھڈ[۴] یعنی تشبیہہ کے طریقے سے فتنہ اور شرارت

[۱] عیسائیون کے ایک مذہبی فرقہ کو کہتے ہین - [۲] وہ تصنیفین جو ملکہ الزابت کے زمانہ مین شائع ہوئین
[۳] ملک ناروے جو یورپ کے شمال کیطرف واقع ہی -
[۴] یہ ایک طریقہ تاریخ نویسی کا ہی جسمین ایک زمانہ کے بر روی کار لوگون کو دوسرے زمانے کے بر روی کار لوگون سے مقابلہ و مشابہت دیکر نتیجہ نکالتے ہین -

کی بو آئی اور اپنے ہاتھ اُوسکی بیباک بدذاتی کی طرف اوٹھائے کہ اسکو اتنی جرأت ہوئی کہ اُسنے انجیل کے لوگون کو اور کفر کے مشہور تاریخی لوگون کو مساوی تصور کیا مثل بادشاہ حضرت داؤد علیہ السلام اور فیلقوس مقدونیہ۔ جب کبھی کوئی خراب نام وریای استعمال مین تیرتا ہوا پہونچتا تہا تو وہ اوٹھا کر مجیاولی کی طرف پھینکدیا جاتا تھا اور اوسکا نام بھی اون بہت خراب نامون مین شمار کیا جاتا تہا جو کسی بد نام شخص کو دیئے جاتے ہین ا یورو زکا[1] نام دو صدیون تک طعنہ زنی اور لامذہبی مین مشہور ہوگیا تہا اور مجیاولی گوان مسائل کو جن سے اس مسلمان تھنکر[2] کے دماغ کو مہارت پیدا ہوئی تہی بالکل نہین مانتا تہا جیسا کہ وہ ٹامس آکیمپس کے باطنی تقدس کو بہی خیال مین نہین لاتا تہا مگر تب بھی یہہ حقارت سے ا یوروز کا شاگرد سمجہا جاتا تہا۔ جب تاریخ ٹسٹیٹس[3] کی منکشف کیگئی تو ایک اسکول کے پالیٹیشینس[4] نے اس کتاب

[1] اسکو عربی مین ابن رشد کہتے ہین جو کہ مشہور مسلمان محقق تہا۔

[2] محقق کو کہتے ہین۔ [3] روما کا مشہور مؤرخ ہے۔ اسکی مصنفہ تاریخ گم ہوگئی تہی۔

[4] مدبّرون کو کہتے ہین۔

کو ایک رسالہ دستور العمل واسطے شاہانِ ظالم کے قرار دیا اور دوسرے
اسکولون نے اسکو خلاف مین ہولی[1] رومن امپایر کے استعمال کیا اور
اس زمانے کے طوفان نے اسکے نام کو اور ٹیسیٹس کے نام کو ایسا
نیچے اوپر کیا کہ یہہ دونون ایک ہی معنی مین استعمال ہونے لگے۔
یہان پر ممکن نہین ہے کہ مچیاولی کے نام اور اسکی تصانیف کی ہر
بدلتی ہوئی قسمت کو بیان کرین۔ کہانی اُن نکتہ چینیون کی جو مچیاولی
پر اس ہماری صدی مین ہوئی ہین بہت طویل ہے وہ نکتہ چینیان ساتھ
ساتھ اُس بڑی لمبی پولیٹیکل واقعات کی نہر کے بہہ رہی ہین جو کانٹینٹل
یورپ مین سے گذری ہے۔ اور آخر واقعات ہی کتابون کی قسمت
کو بناتے ہین نہ کہ کتابین ہی جو واقعات کو پیدا کرین فرانس کا انقلاب
اطلی کا یونیفیکیشن[2] جرمنی کا یونیفیکیشن قومی مسئلہ کا زور کرنا میوچل[3]
قوت کا گر جانا آئیڈیل[4] کے خیال کا پورا ہونا ان سب واقعات نے
پیچھے بعد دیگرے ہر قسم سے ان مسئلون کو چھیڑا جنپر مچیاولی نے بہت

---

[1] یہہ اُس سلطنت کو کہتے ہین کہ جب اطلی اور جرمنی ایک ہی بادشاہ کے زیر حکومت تھین۔

[2] یعنی قومی اتحاد۔ [3] یعنی مذہبی نہین۔ [4] یعنی ہتیار بند۔

جرأت کے ساتھ بحث کی ہے - اوسکی یادگاری کی سِل پر جو سِٹانٹا کروس[۱]

کے گرجا مین جمی ہوئی ہے یہ الفاظ کندہ ہین "ایسے بڑے نام کی کوئی

تعریف نہیں ہوسکتی" اس حد سے زیادہ تعریف کے مبالغہ کے یقین

کرنے کے لیے ہمکو خیال مائیکل انجلو[۲] اور گالیلیو[۳] کا کرنا چاہیے جو اُسکے

پاس سو رہے ہین تاکہ ہم اوس تبدیل خیالات کو سمجھہ جائین جو اب اوسکی

طرفداری مین اوتنی ہی دور گئے ہین جتنی دور کہ پُرانے مباحثے اُسکے

خلاف مین گئے تھے - اس امر مین احتمال ہے کہ مچیاویلی کی تصنیفات

وسعت کے ساتھ اس ملک (انگلنڈ) مین پڑہی گئی ہین - ٹامس کرامول

جو زبردست اور مشہور وزیر آٹھوین ہنری[۴] کا تھا کارڈینل پول[۵]

سے کہتا ہے کہ بہتر ہوگا اگر مین خیالی تصویر کھینچنے والون کو مثل پلیٹو[۶] کے

ایکطرف پھینکدون اور ایک نئی کتاب جو کہ تیز طبع اطالین[۷] یعنے

مچیاویلی نے تصنیف کی ہے پڑہون جسنے معاملۂ سیاست کو عملی طور پر

بیان کیا ہے - کرامول اپنے پہلے سفرون مین چند بار اطلی بھی

---

[۱] یورپ کا ایک شہر - [۲ و ۳] یورپ کے مشہور نقاش تھے - [۴] بادشاہ انگلنڈ سولہوین صدی مین گذرا -

[۵] پوپ کا سفیر انگلستان مین تہا - [۶] افلاطون کو کہتے ہیں - [۷] یعنی اطلی کا باشندہ -

گیا تھا اور شاید وہ فلارنس مین اوسی وقت موجود تہا کہ جب مچیاولی
اپنے کنٹری فارم مین یعنی گاؤن مین اپنی تصنیفات مین مشغول تہا۔ مگر
ایک کراموِل سے بھی زیادہ چمکتی ہوئی تصویر انگریزی تاریخ مین مثل
قوت مقناطیسی مچیاولی کی تیز طبیعت کی طرف کہچتی ہوئی نظر آتی
ہی۔ یہہ بیکن[1] ہے۔ یہہ امر لازمی تہا کہ بیکن کا وسیع اور ہر چیز جذب
کرنیوالا ذہن مسئلہ سیول گورنمنٹ کی طرف اوس استدلال کی
بڑہانے کی تعریف کرتا جن استدلال سے اسنے خود بھی ظاہری نیچر
کے مسائل دریافت کیے تھے اور جنکی وہ بہت دھوم دھام سے
ساتھ تعریف کرتا ہے۔ بیکن کہتا ہی کہ ہم بہت ہی مشکور ہین مچیاولی
کے اور اُن لوگون کے جنہون نے یہہ لکھا ہی کہ آدمی کیا کیا کرتے
ہین نہ کہ آدمیون کو کیا کرنا چاہیے۔ دلیلِ لمّی کو ترک کرنا۔ اور اس امر
سے انکار کرنا کہ اثباتِ حق کیواسطے سندِ اقوالِ مصنفین گذشتہ کافی
سمجھی جائے۔ اور وہ قضیہ جسکا کبریٰ ہنوز ثبوت طلب ہو اوسکو ترک کرکے
اوسکی عوض ایک سلسلہ واقعاتِ مجربہ کا قائم کرنا۔ یہہ ایک منطقی انقلاب

[1] انگلنڈ کا مشہور محقق تھا۔

تھا جو کسی ایک خاص بحث سے مخصوص نہین رہ سکتا تھا - بکین کے زیادہ
تر اشارے پرنس[1] کیطرف نہین بلکہ ڈسکورسس[2] کیطرف ہین مگر اسکے
دماغ نے ان دونون کتابون کو اچھی طرح ہضم کیا تہا اور اسکی مصنفہ
رسالے بہی مچیاولی کے خیالات کے اثر کا نشان قطعی طور پر رکھتے ہین
بکین کا جو اصل مفہوم تاریخ کیطرف سے تہا وہ گویا مچیاولی ہی کا تہا -
تاریخ کا منصب یہہ ہے کہ واقعات کو ہدایت کے ساتھہ بیان کرے - اُنپر
غور کرنا اور اُن سے نتیجے نکالنا ہر شخص کی عقل کی آزادی اور تیزی فہم
پر چھوڑ دے - اسنے خود جو تاریخ آٹھوین ہنری کی لکھی ہے وہ ایک
عمدہ نمونہ ہے اُس سوانح عمری کا جو مچیاولی ایک ایسے بہادر پر لکھ
سکتا تہا - مچیاولی کے پولٹیکل اسکول کا سب سے زبردست انگلش
محقق ہابز[3] ہے اسنے بھی اسیطرح کے نتائج ایسے ہی تجربون سے
پیدا کیے یعنی اپنے وطن مین بسبب خانہ جنگی پریشانی کا قائم ہونا - اور
دیگر ممالک مین کل حکومت کا ایک شخص کے ہاتھہ مین جمع ہونا - ان سب
باتون کو اُسنے بہت غور سے کئی برس کے سیر و سفر مین دیکھا - ہابز بہی

---

[1] [2] یہہ مچیاولی کی تصنیفین ہین [3] انگلستان کا مشہور محقق تہے -

ایک ورجہ ِلم ہارنگٹن[1] ہے جسکی کتاب اوسی انیا یعنی نمونہ
ایک جمہوری حکومت کا ایک زمانے مین مشہور تھی اور سچ پوچھو تو
یہہ ایک بہت ہی قابل تصنیف اسطرحکے علم مین ہے - ہارنگٹن نے
اطلی مین سفر کیا تہا اور یہان کی تدبیر مملکت کو اور اُن کتابون کو جو
اسپر لکھی گئی تھین خوب سمجھتا تہا اور شاید اسنے مچیاولی کی بھی تصنیفونکا
بہ نسبت دیگر اپنے ہموطنون کے زیادہ ہمدردی سے مطالعہ کیا تہا
یہی شخص جب رسٹوریشن[2] کے بعد لکھہ رہا تہا تو ہم سے کہتا ہے کہ مچیاولی
کی تصنیفات چاہ غفلت مین ڈوبی ہوئی تھین چند اشارے مچیاولی
کیطرف ہیٹریٹ کنگ اور دوسری تصنیفات مین بولنگبرک[3] کی
بھی موجود ہین مگر وہ اشارے بقول بیکن کے اسطرحکے ہین کہ جیسے
لونگین کسی کہانیمین خوشبو اور لذت کے لیے ڈالدیتے ہین - کیونکہ اس
اٹالین کے پرمعنی خیالات کو ایسا مصنف اپنی کتابون مین بالکل
قابل توجہ جانے نہین دیسکتا تہا جسکو اپنی تصنیفات سے یہی منظور

---

[1] انگلستان کے مشہور محقق تہے - [2] شخصی سلطنت کا انگلستان مین دوبارہ قائم ہونا -

[3] انگلستان کا مشہور مدبر تہا -

تہا کہ عمدہ گتھے ہوئے فقرے اور لفظون کو موج ہوا مین غوطہ دی تا کہ دماغ کی
عوض صرف کان ہی اوسکی لذت سے بہرہ مند ہون - ہیوم[۱] نے معلوم ہوتا ہے
کہ ڈسکورسس کو اور پرنس کو اور تاریخ فلارنس کو غور کے ساتھ دیکھا ہی
اور اسکی مشہور تیز طبیعت نے اسکو منزل مقصود تک جا پہونچایا - ہیوم اِس
شبہہ کی بھی تصدیق کرتا ہی کہ ابھی دنیا بہ سبب کم عمری کے اس قابل نہین ہی
کہ بہت سے عام مسائل مسلّمہ علم سیاست مین قائم کر دیے جائین - ابھی
تک ہمکو تجربہ تین ہزار برس کا نہین ہوا ہے ہم نہین جانتے کہ فطرتِ انسانی
اپنے کو قابل کن بڑے انقلابون کا بنا سکتی ہی اور یہہ بھی نہین جانتے کہ کیا کیا
تغیر اور تبدل انسان کی رسمون اور قواعد مین ہونے والے ہین - اگر ہم مچیاولی
مین اور مانٹسکیو مین مقابلہ کرنے کی کوشش کرین تو ایک بہت بڑا جزو لکھنا
پڑیگا - بیشک مچیاولی کی تصنیفات نے مانٹسکیو کو اُسکی دونون کتابین
یعنی لوس[۲] مختصر کتاب مین جو اُسنے رومنز[۳] پر لکھی ہی اور دوسری وہ
قابلِ یادگار کتاب جو قانون پر ہے - ایک خاص سلسلہ خیالات پر قائم
کیا ہی - شاید یہہ کسی قدر بڑھا کر کہنا ہی جیسا کہ چند نکتہ چینون نے کہا ہی کہ تمام بڑی

[۱،۲] انگلستان کے مشہور محقق تھے - [۳] اہلِ روما کو کہتے ہین -

اور جدید خیالات کی ابتدا مانٹسکیو سے پائی جاتی ہے مگر اسکی طرفداری
مین اور جو کچھ کہا جا سکتا ہی اسمین کم از کم اتنا توصیح ہے کہ گو اسکی تصریحات
مین بہت کچھ بیضابطگی اور تفصیلات مین ہزارون نقص پائے جاتے
ہین مگر اسنے یوروپین خیالات کے دریا مین اس ادراک کو موثر طور پر تیرادیا
کہ سوشل فنامینان یعنی معاملات معاشرت انسانی مثل دیگر معاملات
فطرت کے ماتحت عام قانون کے ہین - اپنے اصول کا اسطرح
بڑہانا مچیاولی کی قدرت سے باہر تھا کیونکہ اسکے وقت مین علوم کو اس
قدر ترقی نہین ہوئی تھی اور جہانتک درجہ ثانی کے اختلافات منحصر ہین
اتنا کہنا کافی ہی کہ مچیاولی نے بشری جوہر کو بالکل گرادیا تہا اور مانٹسکیو
نے بڑہا دیا تہا ایک اصل ماہیت کو دیکھتا تہا اور دوسرا خیال کو - ایک
نشہ خیالات مین مخمور رہتا تہا - اور دوسرا سبک رفتار اور خوش مزاج
تہا اور ہر چیز کو بہتری کی نظر سے دیکہتا تہا - مانٹسکیو انسان کی اخلاقی
قوتوں کا معتقد تہا اور مچیاولی اخلاقی قوتون کا ماننا تو ایکطرف وہ تو
یہہ بھی نہین جانتا تھا کہ اُن کو کہان پڑ ہونڈہے - مانٹسکیو کی کتاب کی
لیئے مطالعہ درکار ہی - اور مچیاولی کی کتاب کو پولیٹیکل ایکٹ یعنی نقل

سمجھنا چاہیے جو کہ علم سیاست کے دوبارہ زندہ کرنیکی ایک کوشش ہی۔
جب مچیاولی پوری توجہ کے ساتھ اپنی تصنیفات کی طرف مڑا تو اُسکی
عمر پینتالیس ۴۵ برس کی تہی۔ مگر اُسکی زندگی کے واقعات نتیجہ آور اور بہت ہی
دلچسپ تھی۔ پندرہ برس تک یہہ سیکرٹری یعنی معتمد کسی ایک محکمہ کا ریاست
فلارنس کے رہا جہان پر اسکا اون لوگون سے ملنا ہوا جو اپنے وقت
کے مشہور و نامور تھے۔ چار بار کارِ سرکاری پر بادشاہ فرانس کے
پاس گیا تہا اور یہہ قیصر بورگیا کے ہمراہ ۱۵۰۲ء کی بیرحم لڑائی مین موجود
تہا اور اسنے اپنی جمہوری سلطنت کا کام پوپ جولیاس ثانی کے
ساتھہ روما مین اور شاہنشاہ ماکسملین[1] کے ساتھ انسبرک[2] مین کیا تہا
یہہ جدید دستور سفیرون کا دوسری سلطنتون مین مقیم ہونیکا ابھی تک قائم
نہین ہوا تہا۔ مچیاولی گو صرف دوسرے ہی درجے کا سفیر تہا مگر بذات
خود بادشاہون اور وزیرون سے ربط رکہتا تہا اور خوب غور سے اُنکی
طرز کو اور ارادون کو دیکھا کرتا تہا۔ ہمکو کوئی ضرورت نہین ہی کہ تمام واقعات
کو اور اُن تبادلون کو جو پندرہویں اور سولہوین صدیون مین اطلی کی تہذیب

[1] یہہ نیپلز کا بادشاہ۔ [2] جرمنی کا ایک شہر ہے۔

مملکت مین ہوئے ہین یہان بیان کرین - اوس بڑی جنگ مین جو
فیما بین آزادی اور ظلم کے اسکے وطن مین ہوئی تہی مچیاولی نے جمہوری
فرقے کا ساتہہ دیا تہا - جب یہہ پارٹی ۱۵۱۲ء مین گری اور مڈیچی[1]
دوبارہ تخت پر بیٹہا تو مچیاولی کام سے علحدہ کردیا گیا اور قید ہوا اور
اُس زمانے کے دستور کے موافق رسیون مین باندہکر اوس سے سوالات
بہی کیئے گئے مگر جب دسوان لیو[2] پیپل تخت پر بیٹہا اور عام معافی کا حکم دیا
تو اُسنے بہی اس حکم سے نفع اوٹھایا اور بعد رہائی سان[3] کاسیانو کو
چلا گیا یہی وقت تہا کہ اُوسنے اپنی اون تصنیفات کو پورا کیا جنہون نے
اوسکو مشہور کیا - یہان پر اسکی تصویر جو اسنے ایک اپنے دوست کے خط
مین خود کہینچی تہی وہ یہہ ہے -

۱۰ - دسمبر ۱۵۱۳ء - مین اپنے فارم مین ہون اور اپنی اخیر مصیبتون کے
بعد فلارنس مین بیس روز بہی نہین ٹہیرا - علی الصّباح اوٹہتا ہون اور
اپنے جنگل مین جہان لکڑی کٹ رہی ہی چلا جاتا ہون - اور اوس کام کو
جو گذشتہ روز ہوتا ہے دیکہتا ہون لکڑی کاٹنے والون سے باتین

---

[1] بادشاہ اطلی - [2] یہہ پوپ تہا - [3] اطالیہ کا ایک شہر ہے -

بھی ہوتی ہین جنکے پاس ہمیشہ کچھ نہ کچھ جھگڑے آپس کے یا ہمسایون کی
ہوا کرتے ہین۔ جنگل سے واپس آنے کے بعد کسی ایک کتاب کو مثل
ڈانٹے[1] یا پٹرارک[2] یا اور چھوٹے شعرا مین سے جیسے ٹبیولس[3]
یا اووڈ[4] بغل مین دبا کر کنوئین کیطرف جاتا ہون اور وہان سے اوس
جای پر جسکو پرندے پکڑنے کے لیئے مقرر کیا ہے بیٹھکر ان شعرا کی پر
جوش کہانی کو پڑہتا ہون تا کہ اُنکی عشق بازی مجھے اپنے عشق کے
پُرانے حالات کو یاد دلاے اور یہی عمدہ طرز وقت گذارنے کا ہے
وہان سے اوٹھکر سرا کے دروازے مین گھُسکر راستہ چلنے والون سے
باتین کرتا ہون اور محلے کی خبرین دریافت کرتا ہون اور ہزارون طرح
کی باتین سُنتا ہون اور لوگون کے طرح طرح کے مذاق اور ظرافت کو بہ غور
دیکھتا ہون استے مین وقت کہانے کا ہو جاتا ہی تب اپنے اہل و عیال
کیساتھ شریک ہو کر جو کچھ قلیل پیدا وار میرے فارم مین ہوتی ہی کہا لیتا ہون
کھانے کے بعد مین پھر سرا کو جاتا ہون جہان پر اکثر میزبان کو اور ایک
قصائی کو اور ایک پنہاری کو اور ایک نانبائی اور اُسکی بی بی کو پاتا ہون

[1]-[2]-[3]-[4] یہہ اطلی کے نامی شعرا اونمین سے تھے۔

اِن ساتھیون کے ساتھ تمام دن فضول چیزین مثل پیتے یا گاسن کی
کھیلتا رہتا ہون اور جب ہم ایک پائی کے لیے جھگڑتے ہین تو لڑائی
جھگڑے مین ہزارون بے عزّتیان اور دُشنام آمیز گفتگو ہوا کرتی ہی ہمارا
شور اسقدر ہوتا ہے کہ سان کا سیا نو تک سُنا جاے مگر شام ہوتی
ہی گھر جاکر اپنے لکھنے کے کمری مین داخل ہوجاتا ہون - کمرے سے باہر اپنے
وہیاتی کپڑون کو جو مٹّی یا کیچڑ مین بھرے ہوئے ہوتے ہین اوتار کر درباری
لباس پہن لیتا ہون اور یون حسبِ شان سجا ہوا قدیم وقت کے لوگون
کے دربار یعنی کتابخانے مین داخل ہوتا ہون جہان وہ بڑی محبّت کے ساتھ
میرا استقبال کرتے ہین - اور جہان ہین اُس غذا پر اپنی اشتہا کو پورا کرتا ہون
جو صرف میرا ہی حصّہ ہی اور جس لیئے مین پیدا ہوا تہا - مجھو ان سے
باتین کرتے ہوئے اور جو جو کام کہ ان سے سرزد ہوئے ہین اُن کا
سبب پوچھتے ہوئے بالکل شرم نہین آتی اور وہ تقاضای آدمیت کی
زور سے مجھے جواب بھی دیتے ہین چار گھنٹے کے لیئے مجھے کوئی تکلیف
معلوم ہی نہین ہوتی کیونکہ تمام فکرون کو مین بھول جاتا ہون نہ افلاس
مجھے ڈرا سکتا ہی اور نہ موت خوف دلا سکتی ہی مین انکی صحبت مین پہونچا

دیا جاتا ہون اور جب کہ ڈانٹے نے کہا ہے کہ کوئی علم علم حکمت ہو نہین
سکتا جبتک کہ ہمنے جو کچھ پڑہا ہے اوسکو یاد نہ رکھین ،،۔ مین نے بہی جو کچھ
نفع اونکے درس سے اوٹہایا ہی اوس سے ایک رسالہ موسوم بہ ڈی[1]
پرنسیپالٹس تیار کیا ہی اور جہان تک مجہسے ہو سکا مین کتاب کے
موضوع کی حکمت تک جا پہونچا ہون اور پرنسیپالٹی[2] یعنی دولت کے
اصول پر دلائل قائم کئے ہین۔ اور اسکی کئی قسمین بتائین ہین اور کسطرح
سے یہہ حاصل ہو سکتی ہین۔ کسطرح سے اونکو قائم رکھ سکتے ہین ۔ اور کسطرح
وہ کہوئی جاتی ہین۔ اگر میری تصنیفات مین سے تمکو کوئی بہی پسند آئی
ہی تو یہہ رسالہ تمہارے مذاق کے موافق ہونا چاہیے۔ بادشاہ کو اور
خصوصاً ایک نئی خیالات کے بادشاہ کو یہہ رسالہ پسندیدہ ہونا چاہی اسلئی
مین اسکو معنون کرتا ہون عظمت سے گیولیانو کی ،،۔

میچیاولی بالطبع یا بالاصول ایسا نہین بنایا گیا تہا کہ وہ جان بوجہہ کر
شہادت قبول کرتا۔ ڈانٹی کی سخت پرہیزگاری اسکو میسر نہ تہی
جس نے دانٹی شہر بدری کو بعزتی کے ساتھہ واپس آنے پر ترجیح

---

[1] جو ریاست سے تعلق رکہتی ہی۔ [2] چہوٹی ریاست کو کہتے ہین۔

دی تہی اور قناعت کی تہی کہ دنیا کے کسی کونے مین بیٹہکر سورج اور تارونکو
تکا کرے اور کسی آسمان کے نیچے بیٹہکر تمام بامزہ حقائق کو سوچے - اور
نہ یہہ حوصلہ مند اور عالی مدبر ساونا رولا[1] کا ساتہہ دیکہتا تہا جس نی
زندہ جلنا منظور کیا بہ نسبت اسکے کہ وہ باز آئے جتانے سے لوگون
کے کہ فلارنس کی حالت اوسیوقت درست ہوسکتی ہے کہ جب ہم
مین خدا کا خوف پیدا ہوا اور اپنا طرز معاشرت بدلین - یہہ واقعہ اُس
وقت ہوا کہ جب مچیاولی نے نوکری چاکری شروع ہی کی تہی اسٹوئک[2]
یعنی صوفی بننے کی قابلیت تو اسمین تہی ہی نہین - اسکے خانگی عادات
اوس اخلاق سے کسیطرح بہتر نہ تھے جو اطلی مین اسی کے زمانے
مین مروج تہا اسکی جیب بہی روپیے کی کمی سے بہت خالی ہوگئی تہی -
اسکے تیز اور بیقرار دماغ نے حکومت سے علیحدہ کردیے جانیکی بیماری
سے بہت تکلیف اوٹہائی - لوگ کہتے ہین کہ یہی مرض ہماری گورنمنٹ
کی مخالف پارٹی[3] کو بہی آگہیرتا ہے - اسکو بہت شوق ریاست مین

---

[1] یہہ اطلی کا مشہور مجتہد تہا - [2] یہہ ایک یونانی فلاسفر تہا جو رنج وخوشی کو یکسان سمجہتا تہا - یہہ نام اب اُن لوگونکو دیا جاتا ہی جنکے خیالات اس سی ملتے ہوئے ہون -
[3] زبان انگریزی مین فریق کو کہتے ہین -

پھر شریک ہونیکا تہا اور یہی وجہ ہوئی کہ اسنے اپنی کتاب کو لورنزو[1] کے نام سے معنون کیا اس امید پر کہ ایسی باتین اسکے تجربہ اور ذاتی قابلیت کا ثبوت پہونچا کر اون لوگون کو جنہون نے اسکی شہر کی آزادی کو مٹا دیا تہا ترغیب اسکو دوبارہ نوکر رکھ لینے کی دینگی مگر اسکی ہوشیاری نے نفع نہین پہونچایا اور کئی سال تک کتاب کے لکھنے کا نتیجہ ظاہر نہین ہوا - بعدہٗ معمولی کام اسکی سپرد کیئے گئے سب مین بڑا کام اسکو فلارنس کی تاریخ لکھنے کا دیا گیا تہا اسکو ۱۵۲۵ء مین ختم کر کے اوسنے دسوین لیو کے نام سے معنون کیا - اسی زمانے مین اس نے ایک نظم بقسم کامیڈی بھی لکھی تھی جسکو چند لوگ قابل ارسٹافینیز[2] کے بتاتے ہین اور جو کسیطرح مولیئیر کی ٹارٹوف[3] سے کم نہین سمجھی جاتی ہے - مثل بیکن اور دوسرے لوگون کے جنہون نے انسان کی رفتار اور کامیابی پر حکیمانہ مضامین لکھے ہین مگر خود ناکام رہے - اسنے بھی اپنے موقعون اور لیاقت کو خراب کر دیا تھا - اسپر غور کرنا ہمیشہ دلچسپ معلوم ہوتا ہے

---

[1] مجیاولی کے زمانے مین فلارنس کا بادشاہ تہا - [2] یونان کا مصنف شاعر تہا -
[2] فرانس کا مشہور مصنف تہا -
[3] مولیئیر کی ایک تصنیف ہے -

کہ لوگ دنیا کے بُرے برتاؤ کو اور اپنی بد قسمتی کو کسطرح سہتے ہین مچیاولی
کا دماغ اون دماغون مین تصور کرنا چاہیے جو قابل پیچیدہ مسائل حل کرنے
کے تھے مگر جو بہت آسانی کے ساتھ لہو و لعب کی طرف بھی مُڑ جاتی تھے
اور اپنی ناکامیابی کی تسلی اسطرح کرتے تھے کہ خود اپنی ہنسی اوڑا لینے لگتے تھے
اور قسمت سے بدلہ مسخرہ پن کے ساتھ لیتے تھے - یہہ ہی رگ اُس عمدہ تمسخر
اور ہجو کی ہے جس نے اس ہمہ دان طبیعت کو آخر زمانے مین بدل دیا تھا پھر
بھی اپنی ثابت قدمی کو مغلوب نہ ہونے دیا اور اُن امور کو جو متعلق بعوام
تھے نہ چھوڑا اور اب اونہی کچھ سوال و جواب فن جنگ پر اپنے ہموطنون
کو یہہ ترغیب دینے کے لیئے تیار کیئے کہ وہ کرایہ کی فوج کی عوض ایک
اپنی قومی فوج قائم کرین اور آج یہی خیال یورپ مین پھیلا ہوا ہے - کچھ
ہی روز انتقال کے قبل اسنی ایک اپنے دوست کو یہہ لکھا تھا "مین سچّا خیرخواہ اپنے
ملک کا ہون" اور اس خیال کے لوگون نے مچیاولی کو مثل شیر کے
تصور کیا تھا جو لومڑی کے بھیس مین پھرا کرتا تھا اور گو یہہ فریب دیتا تھا
اور کھیل و تمسخر کرتا تھا مگر اپنے دل سے خیر خواہ ملک کا تھا اور گومارینی
کا یہہ قول تھا کہ اطلی کے اوجڑنیکا سبب یہہ تھا کہ مچیاولی کی تصنیف

ڈانٹی کی تصنیف سے زیادہ مروّج ہوگئی تھی بازہم اُسکوبھی آخر کار یہہ ماننا پڑا کہ مچیاولی نے اپنا دل اطلی کو وقف کردیا تھا۔ اسنے ۱۵۲۷ء مین انتقال کیا مچیاولی کی وہ عمر جب سے اُسنے کام کرنا شروع کیا تہا وزیرون کے حجرون مین اور جنگ کے خیمون مین اور بادشاہون کے دربارون مین گذری تھی جو کچھ اوسنے دیکھا تہا اوسکو غور سے سوچتا تہا اور اُن چند کتابون سے جو اُسنے دیکھین تھین مثل لیوی[1] اور پولیبیں اور ٹاسیٹس اور کچھ حصے ارسطو کی معاملۂ سیاست کے اور ڈانٹی اور پٹرارک سے اپنے خیالات کو ملاتا تہا۔ کسی مصنف نے دوسری کتابون سے اس سے زیادہ نہ لیا ہوگا مگر پھر بہی کم لوگ ملین گے جنکے خیالات اسکی طرح پرانے ہین۔ اگر اُسنے کبھی تاریخ مصنفۂ تھیوسڈ ایڈز[2] کو پڑہا تہا تو وہ پیش نظر رکہتا ہوگا اوس عظیم الشان بحث کو جو یورپ مین لٹریچر یعنی ادب مین سب سے پہلے لکھی گئی اور آج تک اس قسم کی تحریرات مین اپنا نظیر نہین رکھتی یعنی توجیہہ انقلاب دول اسمین تھیوسڈ ایڈز مورخ نے بہت ہی تیز طبیعت اور خیرخواہی کے ساتھ اون اسباب کو جدا جدا کرکے بتایا ہی جن سے یونان تباہ ہوا تھا

[1] یہہ تینون شخص روما کی مشہور مورخین تھے۔ [2] یہہ یونان کا نامی مورخ تہا۔

جسوقت ہر فرقہ خانہ جنگی مین مشغول اور بیرونی تباہ کنندہ امداد کا
خواستگار رہتا تہا۔ تہیوسڈایڈز کہتا ہی کہ یہہ سخت آفات ہمیشہ ہوتی
آئی ہین اور اب بھی ہوتی رہینگی جبتک کہ بشری خصلت ایک حالت
پر رہیگی۔ الفاظ کا تعلق چیزون سے جاتا رہتا ہے یہان تک کہ انکے
معنی بہی بدلدیے جاتے ہین تاکہ وہ انتقامی مظالم اور نئی چالاکیونکے
لئے استعمال کیئے جائین۔ وحشیانہ طاقت اور سب صفات سے
زیادہ پسند کیجاتی ہی۔ مغلوب الغضب آدمی پر ہمیشہ بھروسا کیاجاتا
ہے۔ سادگی جو کہ اصل جزو عالی طبیعت کا ہے ہنسی مین اوڑادیجاتی
ہی۔ چہوٹی عقل کے لوگ زیادہ تر کامیاب ہوتے ہین۔ انتقام لینے
کو اپنی خود حفاظت سے زیادہ عزیز رکہتے ہین۔ اور لوگون کو زیادہ مزہ
ملتا ہی دغابازی سے انتقام لینے مین بنسبت اسکے کہ وہ کہلا ہوا ہو۔
یہہ سب بُری باتین جو آتھنس[1]۔ کارنت[2]۔ کارسیرا[3] مین حضرت
عیسیٰؑ سے بھی پانچ صدیان پہلے موجود تھین وہ اس سولہوین صدی میں
فلارنس مین پائی جاتی تھین تھیوسڈاڈز کا یہ مقولہ ہی کہ بشری

[1] ملک یونان کا پایہ تخت ہی۔ [2-3] یہہ دونون یونان کے بڑے شہرون مین سے ہین۔

فطرت کو ایک حالت پر رہنا چاہیئے - یہہ مقولہ جیسے پہلے زمانۂ
طلاطم مین صحیح قائم رہا تہا ابتک بھی اوسی حالت پر صحیح قائم ہے
باوجودیکہ زمانے کی سوشل حالت مین بہت کچھ ترقی ہوئی ہے -
آیا اخلاقی حالت اٹلی کی فی الحقیقت اور یورپ کی دوسری قومون
سے کہین خراب تہی یا نہین - یہہ ایک ایسا سوال ہے جسکا وہ لوگ
بہی جو اسکو خوب جانتے ہین برجستہ جواب نہین دیسکتے پہر بہی اٹلی
مین چند خاص عیوب ایسے موجود تہے جو اسکے تمدن کو نئے اور خوفناک
رنگون مین دکھاتے تھے اور نفس امّارہ عجیب طرح کے دائرہ مین پہرتا تہا
خانگی بدچلنی اور پولیٹیکل کجرفتاری اوس علمی ترقی کے ساتھ آمیختہ تہی جو
مغربی تاریخ مین مثل ستارہ روشن ہے - ایک اور بدنام کرنیوالی چیز یہہ
تہی کہ خودغرضی اور ظلم اور دغابازی کو مذہبی معاملون مین ملا دیا تہا -
اگر معاملات سیاست تہذیب اخلاق سے علٰحدہ کردیے گئے تہے
تو مذہبی علم بہی اخلاق سے الگ کردیا گیا تہا - اس زمانے کے بامذہب
لوگ ڈرجاتے ہین جب وہ خیال کرتے ہین کہ اوس زمانے مین خون
کن کن تدبیرون سے ہوا کرتا تہا یعنی خونی کو اوسکے بڑے کام کی اجرت

دینا یا چہپ کر خون کرنا اور زہر دیدینا زیادہ تر عام تہا - میری آنا ایک
مشہور اسپین[1] کا جسویٹ اپنی کتاب مین ہم سے کہتا ہی کہ جب یہہ
۱۵۶۷ء مین مذہبی تعلیم جزیرہ[2] سیسلی مین دے رہا تہا تو ایک کم عمر
شہزادے نے یہہ پوچہا کہ آیا ایک ظالم بادشاہ کا زہر سے مارنا جائز
ہی یا نہین - اس معلّم نے فولاد مین اور زہر مین فرق بتانا آسان نہ جانا
مگر بہت دیر کے بعد ایک راے ایسی قائم کی جو بالکل بے معنی
تہی - وہ یہہ تہی کہ چہری جائز ہے مگر زہر نہین - جو باتین کہ اطلی کے رنیسانس
مین اور اوس زمانہ لہو ولعب اور رشوت ستانی مین جو ریجنسی یعنی نائب
شاہی کیوقت مین فرانس مین جاری تہی فرق بتاتی ہین وہ یہہ ہین
جان کے لینے مین بے پروائی - بڑے تشدّد کے ساتہ خانگی انتقام
لینا - لوگون کے دلون مین دغابازی اور جرم کا بڑہنا - اطلی کی سوسائٹی
خونی کو اوتنا ہی پسند کرتی تہی جتنا کہ روما زمانہ شہنشاہی مین شمشیر باز

---

[1] اسکو زبان عربی مین اندلس کہتے ہین - اس یورپ کے مشہور ملک پر مسلمانون نے سات سو برس حکومت کی تہی سنہ ۷۱۱ء سے لیکر سنہ ۱۴۹۲ء تک -

[2] ملک اطالیہ کے پاس اور اسی کے زیر حکومت ایک جزیرہ ہی جسپر اسپین کے عربون نے کچہ روز حکومت کی تہی - یعنی جزیرہ صیقلہ -

کی قدر کرتا تہا۔ اِسنے مان لیا تہا کہ طبیعت کی تیزی اور بشری جوہر ملکر انسان کو عام اخلاق کی بیڑیون سے رہا کر دیتے ہین۔ صرف ویوقوت مائیکل انجلو[1] اس مہلک آب ہوا سے محفوظ رہا۔ ہم زور مائیکل انجلو کی اعلی درجے کی قابلِ تعریف نا امیدی کا مڈیچین گرجا کی پایدار سنگ مرمر مین دیکھتے ہین جو مچیاولی کی حیات مین تیار کیا گیا تہا۔ لارنزو بہی جسکے نام سے رسالہ پرنس معنون ہے۔ خاموش غمگین اور انگلی ہونٹ پر رکھے ہوئے کسی مشکوک جنگ یا خدع کو کھڑا سوچ رہا ہے۔ رات اور صبح اور دن کی ترشی ہوئی تصویرین جو کہ خارج از طاقتِ بشری معلوم ہوتی ہین کھڑی ہوئی یہہ منادی کر رہی ہین کہ مصیبت اور شرم سہنے کی عوض سو رہنا یا پتہر کا بنجانا بہتر ہے تاکہ نہ دیکھ سکین اور نہ معلوم کر سکین۔

مچیاولی کا وصف پولٹیکل لٹریچر کی تاریخ مین ایسا باقاعدہ طرز بیان ہی۔ ہمکو ہنسی آتی ہی کہ جس سادگی سے وہ راٹمیولس[2] نرمیس سائیرس۔ موزز[3]

1 یہہ یورپ کا نامی مصور گذرا۔
2 یہہ سب نام روما کی تاریخ مین فرضی لوگون کے ہین۔
3 موسئ کو کہتے ہین۔

تھیسیس پر بحث کرتا ہی کہ گویا وہ فی الواقعی بڑے ہوشیار فلاسفر کے مدبر تھے - یہہ ہمیشہ ہمکو فرینچ اسمبلی[1] کے اوس فصیح گفتگو کرنیوالیکو یاد دلاتا ہے جسنے یہہ رائے دی تھی کہ کریٹ[2] سے ایک صحیح نقل میناس کے قانون کی منگانی چاہیے مگر اسنے علم سیاست کو ارسطو کی منطق سے جدا کر دیا تہا اور اوسکے استدلال کو غور اور تجربے پر قایم کیا تہا - یہہ بالکل صحیح ہی کہ اسنے اپنے مسائل کی فردیل بندی نہین کی تہی اور اونکی تقسیم بہی درست نہین تہی کیونکہ چند جاے اوسنے ایسے مسائل مسلّمہ کو جمع کیا ہے جو آپس مین کچھ بھی مناسبت نہین رکھتے اور ایک ہی طرح کے نتیجے کو قایم نہین رکھ سکتے - دوسرے یہہ کہ اسکے نکتہ چین کیلیے اس سے زیادہ کوئی آسان بات نہین ہے کہ وہ اسکی تصنیفات مین ایسی باتین پکڑتے جو کہ آپس مین اختلاف رکھتی ہون - یہہ جہان وہی شخص اون باتون پر غور کرتا تہا جنکو اسنے اپنی نوکری چاکری کے زمانے مین دیکھا تہا - ریٹز اور

---

[1] فرانس کی پارلیمنٹ کو کہتے ہین -
[2] بحر متوسط مین اور قریب یونان کے ایک جزیرہ ہے جسپر ترک حکومت کرتے ہین -

کوئنائینز جیسے محققون سے زیادہ باقاعدہ تہا مگر ہا بز سے کم - کوئنائز
کو عسائٹی بیوفرانس کا مچیاولی مشہور کرتا ہے - وہ امور جنکا تعلق
بشر سے نہے مختلف جہات رکہتے ہین اورجہان دین آدمی بہی اپنے
کو پابند ان امور کی ایک جہت دیکھنے کا نہین کرتا ہی اس ڈر سے کہ
کہین وہ بے ربط نہ سمجہا جاے - قاعدے کی پابندی کی طرف سی
اپنی آنکھون کو بند کرلینا بالکل خلاف مچیاولی کی طبیعت اور مطلب
کے تہا - اختلافات لابُد تھے مگر عام ساخت اسکے خیالات کی
ٹھیک معلوم ہوتی ہی -

مچیاولی گو پہلا شخص اپنے ہم وطنون مین سے تہا جنے اس زمانیکے
مسائل پر اپنے خیالات لکھے ہین - مگر یہہ اس لیے ابتک مشہور ہی
کہ یہہ پہلا ہی مصنف تہا جسنے بڑے بڑے مسائل پر آجکل کی زبان مین
بحث کی ہے - ڈانٹی اور پیٹراک کے سوا اور چند گو کم مشہور لوگون
نے بہی معاملۂ سیاست پر اصول قائم کیے ہین - گوچیارڈینی نے
جو ہمعصر اور دوست مچیاولی کا تہا اور جو مثل اسکے ایک جہان دیدہ
اور کام کیا ہوا شخص تہا - ایک رسالہ معاملۂ سیاست پر لکھا تھا - کاونٹ

کہتا ہی کہ اس رسالے کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ان معاملات کو زیادہ اچہی طرح سمجہتا تہا بہ نسبت پرنس اور ڈسکورسس کے مصنف کے مگر لکہنے مین زیادہ قابلیت مچیاولی رکہتا تہا - ایک بڑا استیبر اطلی کا نکتہ چین اسکی نثر کو "خداداد" بتاتا ہے - اور جب اسکا ایک ہموطن کی راے یہہ ہے تو شاید کسی غیر ملکی کو کوئی حق نہین ہی کہ اسکے خلاف مین راے قائم کرے - لیکن اب اون لوگون کی تعریف کیواسطے کونسا لفظ استعمال کیا جاے جو واقعی بڑے اور قابل تعریف مصنفین ہین اور اپنی دماغی قوت کے ساتہ علم اخلاق کی شان و شوکت کو شریک کرتے ہین - ناپولین[1] ایک ایسے جرنیل کو بالکل حقیر سمجہتا تہا کہ جو خیالی تصویرین اون چیزون کی جنکو بچشم خود دیکہا ہو تراشے بعوض اسکے کہ وہ انکو دوربین خیال سے اسطرح دیکہے کہ جیسے وہ چیزین بہیئت اصلی اوسکے سامنے موجود ہین - مچیاولی نے اپنا طرز دوربینی رکہا تہا - یہہ کہتا ہی کہ "مین ایک ایسی چیز لکہنا چاہتا ہون جو آدمیون کے سمجہنے مین مدد دے

[1] یہہ وہ مشہور فرانس کا شہنشاہ اس ونیسوین صدی کی شروع مین گذرا ہی کہ جسنے قریب قریب تمام یورپ کو فتح کرلیا تہا - اصل مین یہ ایک غریب جزیرہ کا رہنیوالا تہا مگر جو اپنی خوبی قسمت سے اور تدبیر کی مدد سے اس عظیم الشان درجہ تک جا پہونچا -

بہتر یہہ ہے کہ مین چیزون کی اصل ماہیت تک جا پہونچون یہ نسبت اسکے کہ اون کی ایک خیالی تصویر بناؤن" - ہر فقرہ اسکا کسی ایک خیال یا تصویر کیطرف اشارہ کرتا ہے اور یہ اس الزام سے کہ "یہ گویا محض نظمی استعارہ ہے" جو ارسطو نے افلاطون کی نسبت کہا تھا بچا ہوا ہی - نظم کی جان اگر سچ پوچھو تو استعارہ یا کنایہ یا تمثیل ہے - نظم مین مبالغہ قریب قریب ضرور ہے اور ایسا استعارہ جو خوبصورتی کے ساتھہ نظم مین استعمال کیا جاے اسکو مبالغی کی بھی معراج سمجھنا چاہیے مگر پھر مبالغہ - مبالغہ ہے بعمل مین نہین آسکتا - جیسا کہ مانٹسکیو کی نسبت کسی قدر کمی کے ساتھہ کہا گیا ہے کہ غور اور فکر کے میدان مین نہ کوئی یادگاری عمارت حائل ہی اور نہ کوئی قدرتی کوہ و بیابان - جو جو کمالات نثر مین درکار ہین وہ سب بیکیاولی مین موجود ہین یعنی سادگی اور آمد اور تسلسل و زندہ دلی اور استدلال - اگر ہجو لکھنے کا مادہ کسی مین ہی تو وہ اسمین ہی - ہر معمولی فقرے مین بہی کوئی نہ کوئی چوٹ موجود ہے اور جبکہ کوئی نہین بتا سکتا کہ آیا یہہ واقعی مین ہجو ہی یا صرف سادہ بیانی ہے - یہہ اپنے خیالات کو مسائل مسلمہ سے

اس صفائی اور چالاکی سے علحدہ کرلیتا ہے کہ وہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہی
اور اس قوت مین کہ ایک لفظ کو معنون سے پر کردے کوئی اس
کی برابری نہین کرسکتا۔ بعض رقون کی نسبت کسی نے اچھا کہا ہی
کہ یہہ چھُری کی نوک سے لکھے ہوئے ہین یہہ اون الفاظ کو جنکو
ہم عام طور پر تعریف اور شکایت کے لیئے کام مین لاتے ہین بہت کم
استعمال کرتا ہے۔ اور یہہ رُوکھا اسقدر ہی کہ بہت ہی کم خوش یا رنجیدہ
معلوم ہوتا ہی۔ نہ کبھی مُسکراتا ہے نہ کسی کو چھڑکتا ہی بہت کم خفا ہوتا ہی
مگر متعجب کبھی پایا جاتا ہی نہین۔ اور نہ اُسمین وہ رجھانیوالا مادہ تھا
جو انسان کا ایک فطرتی عیب ہے یعنی وہ کسی کو خوشامد سے راضی نہ کرلیتا
تھا۔ اسکو مثل اُس حکیم کے تصور کرنا چاہیئے کہ جو مرض کی تشریح۔
اوسکا خاص علاج اور امید اچھے ہونے کی بیان کرتا ہے۔ ڈھیلے
ڈھالے رسمی اور معمولی لباس کو اپنے جسم سے اوتار دیتا ہے اور
اپنے ارادہ کو محض ہمدردی اور دلسوزی پر منحصر نہین کہتا ہی اور مثل جراح
بے رحم کو بالکل اجنبی سمجھتا ہے۔ جہان پر اسنے فانٹل کا ذکر کیا ہی
وہان پر اُسکا دماغ اسکی دلی صفائی بتارہا ہی وہ کیا شے ہے جو چھپا لی

کی بحث کا اصل منشا ہی - اس سوال کا کیا سچا جواب ایک اطالین نے
دیا ہے "یہہ کہتا ہے کہ مچیاولی کو اس سے بحث نہین ہی کہ یہہ شئی
عقل کی رو سے درست ہو یا اخلاقی طور سے صاف ہو یا خوبصورت
ہو مگر وہ صرف اس امر سے غرض رکہتا ہی کہ یہ شئے خود بنفسہ موجود ہے
پھر بھی وہ شور و غل جو اسکی مخالفت مین مچا تہا اوسکے معنی لوگ سمجھے
تھے اور اونکی سمجھہ درست بھی تھی - عوام الناس ان امور کو جو اون سے
بہت بڑا تعلق رکہتے ہین خوب جانتے ہین - جیسے انصاف اور بے
انصافی - رحم اور بیرحمی - عدل او ظلم - اور جب مخلوق ان چیزون کی
اصل قدر سے واقف ہے تو پھر نا ممکن ہے کہ وہ ایک ایسے اوستاد
کی طرفداری کرے جو کہ ان امور مین فرق کرنا (اور بہت بڑا فرق ان
چیزون مین ہے) بالکل بھول گیا ہو گو یہہ صرف اوسکے خانگی مطالعے
کے لیے ہو - اور آخر یہہ ہی عام چیزین ہین جن مین وہ سچائی معلوم ہوتی ہی
جسکو ہم چھوڑ نہین سکتے -
مثل اُن لوگون کے جو کہ بشری جوہر کو اوسکی فطرتی یا اصلی حالت
مین دیکھنا اپنا فخر سمجھتے ہین - مچیاولی نے بھی صرف اُسکا نصف

رخ دیکھا تھا - ہمکو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مچیاولی کی صحبت بورجیا - ٹڈیچی - پوپ جولیس - ماکسملین ولواس نہم وغیرہم جیسے شہر فلارنس کے آزاد اور بیباک لوگون کے ساتھ واقع ہوئی تھی - جہان فریب اور بدگمانی اور دغابازی اور روست درازی کا بازار گرم تھا - تو خواہ مخواہ انسان کی نیک کرداری کی نسبت تخمینہ اسکا بہت ہی گرا ہوا تھا - آدمی کا رجحان برائی کی طرف زیادہ ہے بہ نسبت بھلائی کے - اور یہہ عام طور پر کہہ سکتے ہین کہ بنی آدم بالکل احسان فراموش اور غیر مستقل - دغاباز - طامع اور مشکل کیوقت پیچھا دکھانے والے ہین - جبتک کہ تم اونکا کام نکالوگے اور جبتک کوئی آفت قریب نہین ہے تب تک وہ مع جان کے - مال کے اور بچون کے تمھاری ہین - مگر جیسا جیسا کہ مشکل کا وقت قریب آتا جاتا ہے اسیطرح اونکی پیٹھ بھی مڑتی جاتی ہے - اون کو اپنے نقصان کا بدلہ لینے پر زیادہ تیار پاؤگے بہ نسبت اسکے کہ وہ پرانا احسان یاد کرکے کچھ تمھاری کام آئین - جیسا کہ ٹاسیٹس نے اُن لوگون کی نسبت لکھا ہے جن سے اطلی ایک زمانے مین آباد تھی "یعنی مہربانی کا بدلہ تو دیتے نہین

مگر تکلیف کا بدلہ لینے کو فوراً حاضر ہو جاتے ہین"۔ ایک فطرتی خاصیت آدمیون مین یہہ ہے کہ کسی نیک کام کو اُسوقت تک ہاتھ نہین لگاتے جبتک کہ وہ مجبور نہین ہوتے۔ اور اگر کوئی کام خاص انہین پر چھوڑ دیا گیا ہو جسمین وہ بغیر روک ٹوک کے جو جی چاہا وہ کر سکتے ہین تو وہان پر سواے بد انتظامی اور ابتری کے کچھ نہ دکھائی دیگا۔ باطن کو پوچھتے نہین ظاہر پرست ہوتے ہین وقت کے ساتھ چلتے ہین۔ رشوت ستانی گویا انکی گھٹی مین پڑی ہوئی ہے کہ بہت جلد اسکی طرف رجوع ہو جایا کرتے ہین استقلال بہت کم ہوتا ہی اور نہ وہ کامل طور پر نیک ہو سکتے ہین اور نہ کامل طور پر بد بن سکتے ہین گویا بیچا بیچ مین لٹک رہی ہین اور اوسی طرز کو زیادہ پسند کرتے ہین جو سب سے بدتر سمجھا گیا ہے۔ سچ تو یہہ ہے بقول شاعر نکتہ چین کے کہ آدمیون کی نسل ہی وحشیون سے ملتی ہوئی ہی۔

جو کچھ کہ اوپر لکھا گیا نہ تو یہہ ہجو ہے اور نہ نوع انسان کی یہہ بدخواہی ہے۔ اسکا لکھنے والا ایک بہت بڑا طالب علم علم سیاست کا ہے

مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ

جو کہ اپنے مصالح پر بہت ہی غور کے ساتھہ نظر ڈال رہا ہی مچیاولی
کے ان فیصلون مین نہ وہ غصہ جونیل کا دیکھا جاتا ہے اور نہ وہ چڑچڑاپن
بیرحمی سوفٹ کی - جو کچھہ یہہ لکھتا ہی اسکا اثر سادہ حالت موجودہ
پر کہین زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اُن آدمیون کی مشہور مثلون کی
جو عورتون سے بات چیت کرنے مین ضرب المثل ہین - اور نہ وہ
مثل مولیر کے قول کے ناگوار معلوم ہوتے ہین - گو مولیر اپنی ناگواریکو
ہنسی مین چہپا دیتا ہے - اور نہ اُن مین جھنجہلاہٹ پاسکل کی
دکھائی دیتی ہے - جسطرح پاسکل مغموم بیٹہا ہوا آدمی کی بدقسمتی پر
خیال کیا کرتا ہی - نہ اوسکو ایک واعظ کی آواز سمجہنا چاہیئے کہ جو گنہگارون
کو توبہ کے لیئے بُلا رہا ہے - بعد غور کرنے کے یہہ کہانی ایک پیچیدہ
دفتری مثل کے طرح معلوم ہوتی ہے - پس اس مستحکم پایہ پر بادشاہونکو
چاہیئے کہ کوشش کرکے عمدہ عمارتین قائم کرین -

گوئیت[۲] کا مقولہ ہے کہ اگر کسی آدمی کی اصلاح کرنی منظور ہے تو یہہ
کچھہ خراب بات نہین ہوگی اگر تم اوسکو یہہ گمان دلاؤ کہ تم پہلے ہی سے

[۲] یورپ کے نامی محقق تھے -

اوسے ایسا سمجھتے ہو - مگر یہ مقولہ مچیاولی کے سامنے اوسیطرح لغو تھا جیسے کہ ایک مکان بنانے والے کو آپ مٹّی دیکر اوس سے یہہ کہیئے کہ وہ اس سے لوہے کا کام لیوے مچیاولی تصورات کو کبھی اون چیزون کا سدِّ راہ نہین ہونے دیتا تہا جنکو اوسنے بذاتِ خود دیکھا ہو - حضراتِ بشر جیسے ہین ہم خوب جانتے ہین اون کے لیئے قانون کی دہانہ و لگام کی بہت بڑی ضرورت ہے - اور گاہے ماہے اون کو ایک اچھی خوراک ایسی دوا کی دینا چاہیئے جسے زبانِ لیٹن مین مڈیسن فارٹی کہتے ہین جیسے آگ - گولی - تیر - پھانسی یا جیلخانہ ہے - بہرحال اگر مچیاولی مین بڑی بات ہے تو یہہ ہے کہ وہ بشری جوہر پیشِ نظر رکھتا ہے - اور ایک وجہ یہ بھی اوسکے کلام کے پُرتاثیر ہونے کی ہے کہ وہ محض خیالی مضمونون پر بحث نہین کرتا بلکہ نفس کے ہر فعل و ہر شوق پر جو فی الوقت برروی کار مین اون سے غرض رکھتا ہے - اگر سچ پوچھو تو یہہ شل برکٹ[1] - روسو - ٹاکویل - ہابز - بنتھام مِل اور ایسی

[1] یہہ سب نام یورپ کے مشہور محققون کے ہین -

لوگون کے ایک اخلاقی ادیب ہے جو آدمیون کو سب سے زیادہ شوق
دلاتا ہے۔ میچیاولی ایک نئی طرحکا عالم علم اخلاق کا تہا اور یہہ ہی
خاص وجہ ہی کہ یہہ ہم عصر ہر زمانے کا اور باشندہ ہر ملک کا مشہور ہوا ہے
اس سوال کے جواب مین کہ آیا دنیا کی حالت دن بدن اچھی ہوتی
جاتی ہے یا خراب۔ میچیاولی نے ایسا جواب دیا جو اس ہمارے
زمانے کو جسکی زندگی ترقی پر منحصر ہے چونکاّ کرتا ہے۔ جواب یہہ تھا
کہ دنیا نہ ترقی پر ہے نہ تنزّل پر۔ یہہ ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتی ہی۔
انفراداً بشری قسمت ایک حالت پر قائم نہین رہتی کبھی تو وہ آسمان
بالا تک جا پہونچاتی ہے اور کبھی تحت الثّریٰ تک۔ مگر بہیئتِ مجموعی
تمام قومون اور تمام ملکون مین ایک ہی طرح کی خواہشین اور ایک
ہی طرح کے خیالات پھیلے رہتے ہین۔ جواب ہین وہ ہمیشہ سے
چلے آتے ہین۔ آدمی اوسی راستے کو مدّ نظر رکہتے ہین کہ جو قدیم پگ
ڈنڈی بنا ہوا ہو۔ اور محنت کے ساتہہ گذرے ہوئے امور کا مطالعہ
کرتے ہین۔ ہر ملک مین تم اون چیزون کو جو آیندہ ظہور مین آنے
والی ہین معلوم کر سکتے ہو۔ کیونکہ وہ چیزین جو ہو گئی ہین پہر ممکن ہی

کہ پیدا ہووین جیسا کہ اس زمانے کا حکیم ہے کہتا ہے کہ جسمانی اور کیمیاوی طور سے کسی مادّہ کی تبدیل صورت کرنا اوسکی اصل مقدار اور وزن کو نہین بدلتا ہے اسیطرح مچیاولی نے بہی بہلائی اور برائی کو اس دنیا کی تصوّر کیا - یہہ کہتا ہے کہ "بہلائی اور برائی ایک قطعہ زمین سے دوسرے قطعہ زمین کو کہسکتی ہین مثل اون قدیم سلطنتہاے عظیم کے کہ جو بڑہین اور گرین جیسا جیسا فرق اونکی پرانی طرز معاشرت مین آتا گیا - مگر دنیا اپنی ایک ہی حالت پر رہی اگر فرق کچھ تھا تو وہ یہ تہا کہ خدا نے اپنی حکومت کا اجتماع کبہی شام مین کیا کبہی میڈیا مین کبہی ایران مین - آخر مین اطلی اور روما تک جا پہونچا - اس اپنے ہی زمانے مین جب ہم بنی آدم کے گذشتہ وقت پر جو مثل تختہ شطرنج کے مشتبک نظر آتا ہے خیال کو دوڑاتے ہین اور نا ہواقف تمدن کے صدمون پر فکر کرتے ہین اور جنگ - تجارت - نفاق - انقلاب سلطنت - قانون اور مذہب پر غور کرتے ہین - تو ان سب چیزون کا پتہ ہم تاریخی بلکہ تاریخ سے بہی پہلے زمانے کی وسیع بھول بھلیون مین ڈہونڈتے ہین - مگر مچیاولی

اپنی بہلائی اور برائی کی تقسیم کا پتہ کہین نہین ڈہونڈہتا ہے - ہم ایسے
قانون کی اطاعت کرتے ہین کہ جسکو جانتے نہین مگر اوس کو
روک بہی نہین سکتے - ہان صرف اتنی کوشش کرسکتے ہین کہ اون
واقعات کو جو مثل بگولے کے ہمارے سامنے سے گہومتے ہوئے
جارہے ہین اون کو اپنے دماغ مین جذب کرکے اون مین سے
زبردستی کوئی مقولہ یا نصیحت یا کوئی قاعدہ پیدا کرین جو ہمارے
کچھ کام آوے - اور یہہ کہتا ہے کہ ہمارے افعال کے نتائج کا آدہے
سے زیادہ حصہ قسمت یعنی موکلانِ غیب یا اتفاقات یا گردش ستارہ
سے منسوب کیا جاتا ہے - اصل راز قسمت کا کیا ہے اسکے ڈہونڈہنے
مین یہہ شخص کوئی شوق ظاہر نہین کرتا بلکہ یہہ اوس مقولے پر جو کہ عملی
شخص کے لیئے ہے اکتفا کرتا ہے یعنی بہتر ہے کہ ہم سوچنے اور سمجہنے
کے عوض بیدہڑک جو کام ہو کر جائین کیونکہ قسمت کو ایک عورت
سمجہنا چاہیے جسکے رام کرنے کے لیئے ہاتا پائی درکار ہے -
مچیاولی کا قول ہے کہ حکومت اور بادشاہت کا مقام جہے بمقامے
تبدیل وتغیر خواہ کسی فطرتی قاعدہ کا پابند ہو مگر ملک اٹلی و یونان

کے باشندے ہر آئینہ اپنے وقت کی شکایت اور قدیم زمانے کی تعریف کرنی نہ چھوڑین گے - ہان شاید یہہ اوسوقت ممکن ہی کہ جب یونانی ترک ہوجائے اور اطالین ٹرانس الپائین بنجائے - یہہ پوچھتا ہے کہ کیا شے ایک ایسے زمانے کو انتہا ہی مصیبت اور شرم اور طعنہ زنی سے بچا سکتی ہے جہان نہ مذہب کی پرواہو نہ قانون کا خوف ہو اور نہ ہتیارون کی کچھ قدر ہو اور جہاپر جو کچھ نظر آتا ہے برائی اور خرابی مین ڈوبا ہوا ہے - یہہ عیوب اور زیادہ سخت ناگوار اوسوقت معلوم ہوتے ہین کہ جب اونکی سعدن وہ لوگ ہون جو کرسی عدالت پر بیٹھے ہون اور جو آدمیون کے آقا ہون اور اون سے اپنے اعزاز کرانے کے خواہان ہون - یہہ کہتا ہے اوس جوش کے ساتھہ جو اس مین بہت کم پایا جاتا ہے اور جو ہین اگر بکلا یاد دلاتا ہے کہ جہان تک مجھہ سے ممکن ہے مین بہت جرأت کے ساتھہ اپنے خیالات نئے اور پرانے زمانے کے حالات پر ظاہر کرتا ہون تاکہ نوجوان لوگ جو میری تصنیفات پڑہین ان نئی باتون سے بچین اور پرانے لوگون کی تقلید کرنے کی کوشش کرین ہر بہلا

مانس پر فرض ہے کہ کم از کم یہہ عمدہ سبق اور لوگون کو پڑہائے جنکو وہ خود بہ سبب عدیم الفرصتی اور بدقسمتی کے عمل مین نہ لاسکا ہو اس غرض سے کہ جب بہت سے لوگ ان کو اچہی طرح جان جائین تو ان مین سے کبہی نہ کبہی ایک خدا کا پیارا ایسا بہی نکل ہی آئیگا کہ جو ان کو کام مین لائے۔

وہ سبق کیا تہے ؟ سچ پوچہو تو صرف ایک ہی تہا وہ یہہ کہ اصل راز اطلی کی تباہی اور خرابی کا یہہ تہا کہ اوسکے باشندے اپنے ارادے پر مستقل نہ تہے اور ہمت اور جرأت اور ستعدی مین قاصر تہے۔ عمدہ گورنمنٹ کی درستی کے لیئے جو کچہہ خیالی مسائل تراشے جاتے ہین اور جنکا ثمر شاذ و نادر دکہائی دیتا ہے میکیاولی کے سامنے کچہہ بہی وقعت نہ رکہتے تہے۔ اسنے چہوٹی شخصی ریاستین دیکہی تہین جنکو اون کی رزیل جباریت نے تباہ کر رکہا تہا اور چہوٹی چہوٹی جمہوری ریاستین جنکو نفاق اور حسد نے کمزور کر رکہا تہا۔ یہہ خود آزاد جمہوری ریاستونکو پسند کرتا تہا اور اون کو سب سے عمدہ طرز یعنی حکومت گورنمنٹ کا سمجہتا تہا مگر کہتا یہ ہے کہ جمہوری سلطنت ہو یا شخصی۔ زیادہ ضرورت حاکم

وقت کے استقلال عقلمندی اور فوجی قوت کی ہی - ہم یہہ کہہ سکتی ہین
کہ قریب آدہا وقت اسکا ایسی چیزون کے غور کرنے مین گذرا جو اور
لوگون کے کام آوین - خود نہ کسی کا مخالف تہا نہ طرفدار - مگر جیسے
فطرت خلا سے سخت نفرت رکہتی ہے ویسا ہی آدمی کی بیتابی بہی
اوسکو اسطرح بیچا بیچ مین رہنے نہین دیتی - یعنی مخالف یا طرفدار بننا
پڑتا ہے - لوگون نے اسپر الزام بے استقلالی کا لگایا ہے - کیونکہ
پرنس مین اوسنے چند ایسے شرائط بیان کیئے ہین کہ جنکی پابندی
ایک شخصی سلطنت کا حاکم جسنے اپنی عقل - دانشمندی اور اتفاقات
زمانہ کی مدد سے یہہ حکومت حاصل کی ہو وہ کسطرح اپنی حکومت کو
قائم رکہہ سکتا ہے تاکہ خود بہی امن سے رہے اور رعا کو بہی نفع پہونچے -
اور دوسری کتاب یعنی ڈسکورس مین یہہ اون قواعد پر زور دیتا
تہے جنپر عمل کرنے سے ایک جمہوری ریاست اپنی آزادی کو قائم
رکھ سکتی ہے - گو ظاہرًا ان دونون باتون سے بے استقلالی پائی
جاتی ہے مگر جب غور سے دیکہو تو اسکی نصیحتین دونون کے لیئے
اچہی طرح کام آسکتی ہین کیونکہ اصل اصول ان کا ایک ہی ہے

یعنی کسیطرحکی سلطنت ہو شخصی ہویا جمہوری - قائم اوسی وقت رہ
سکتی ہے کہ جب وہ کافی سرمایہ رکھتی ہو - فوجی قوت قابل اعتبار
ہو - قانون تغیر اور تبدل کے قابل ہو - رعب اور داب قائم
ہو - مگر سب سے زیادہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کوئی کام
ادھورا نہ رہے - شخصی اور جمہوری دونون صورتون مین ریاست
کی محافظت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے اور جو کام کیا جاوے وہ اسی
غرض سے کیا جائے - اور اسکی پرواہ نہ کیجائے کہ یہہ کام گناہ ہے یا
ثواب - پرنس ایک مسئلہ پر لکھی گئی ہے - اور ڈسکورسز دوسرے
پر - وہ کسی قسم کی حکومت ہو مگر میچیاولی کے ملہمہ اصول سیاست
ہر قسم پر یکسیان موثر ہین - بقای ریاست مقدم - صرف خودغرضی
وخودمطلبی پر مدار کارروائی ریاست کا رکھا جاوے - اور ملکی انتظام
کی کنجی ظاہری سامان قوت مثل فوج وخزانہ واسلحہ قرار دیجائے
ذہن کی صفائی - مزاج مین بیرحم استقلال - کام کے وقت نہ
تھکنے والی مستعدی - جسم کی ناخداترس پھرتی - دماغ ایسا کہ دور
کی سوچے - اور ہاتھ ایسا کہ سوچی ہوئی چیز کے حصول مین لغزش

نہ کھائے۔ ریاستون کی نجات خواہ شخصی ہون یا جمہوری ان ہی
باتون پر ہے۔ مگر مزاج مین انکساری اور تقدیر پر سب کام چھوڑ
دینا جسکو مذہب نے دنیا مین پھیلایا ہے ان باتون کو وہ بالکل لغو
سمجھتا تھا۔ اور زمانہ متوسط[1] کے ان خیالات کو کہ غیبی قوتین آدمی
کے ہر کام پر اپنا اثر ڈالتی ہین یہہ اپنے پاس بہی آنے نہین دیتا۔
ہر کام کا جانچنا۔ ہمت کا بلند رکھنا۔ ٹھیک تدبیر سوچنا اور قوت کے
ساتھہ مطلوب کو حاصل کرنا۔ اور وقعتِ انسانی کا قائم رکھنا۔ صرف
یہی چیزین ہین جو دنیا کی مخدوش حالت کو از سرِ نو مستحکم کر سکتی ہین۔
بعض لوگ اسکو بالکل متناقض سمجھتے ہین کہ اسکے نیک گمان بشری
جوہر کی طرف اتنے کم ہون مگر پہر بھی اسکا مضبوط عقیدہ یہہ ہو کہ
عوام الناس پر پورا اعتماد کرنا چاہیے جسکو ہم اپنے الیکشنل اڈریسز[2]
مین بہی دیکھتے ہین مثل ارسطو کے اسنے زیادہ گروہ کی رای کو حجت
گردانا ہے۔ مگر برخلاف گوئیت کے جس نے یہہ کہا ہے کہ عوام الناس

[1] معلوم نہین کہ یورپ کے اس زمانہ کی شروع کس سنہ سے لیجاتی ہے اہل انگلستان کا یہہ خیال ہے کہ یہہ زمانہ سنہ ۹۰۰ع سے سنہ ۱۴۸۵ع تک رہا۔

اگر کسی مسئلہ کی تفصیل تک جانا چاہین تو دہوکا کہا جاتے ہین اور اون
مسائل مین جو عام فہم ہین اور جن مین تفصیل کی ضرورت نہ ہو۔ بہت کم
دہوکا کہاتے ہین۔ مچیاولی اسکے برعکس لکہتا ہے۔ وہ یہہ کہتا ہی
کہ عام فہم باتون مین وہ زیادہ دہوکا کہاتے ہین بہ نسبت اون باتونکی
کہ جن کے سمجہنے کے لیئے اونکی جڑ تک پہونچنا ضرور ہے۔ اور بہ نسبت
بادشاہون کے عام لوگ کم احسان فراموش ہوتے ہین اور
جہان ہوتے بہی ہین تو برے خیال سے نہین ہوتے۔ ان مین
بادشاہ سے زیادہ ہوشیاری اور استقلالی پائی جاتی ہی۔ بہیڑ کی
بہیڑ عامہ خلائق کی جو کسی بات پر ناراض ہوگئی ہو اور احاطۂ انتظام
سے گذر گئی ہو تو بیشک بہت کچہہ غلطیان کر سکتی ہے۔ مگر پہر اسیطرح
اگر بادشاہون کی یہی حالت ہوجائے تو اون سے بہی غلطیان
ہوسکتی ہین۔ بہرحال اگر برے نتائج کا ڈر اون کو روکے نہ رہے تو دونون
سے خرابیان ظہور مین آسکتی ہین۔ جہان تک ہوشیاری اور استقلالی
منحصر ہے مین یہہ کہتا ہون کہ عوام الناس کہین زیادہ عقلمند کہین زیادہ
اپنے ارادے پر مضبوط اور کہین زیادہ پسند ہین بہ نسبت بادشاہونکی۔

یہہ کہتا ہی کہ بادشاہ کو کبھی نہین (اور شاید ہم کہہ سکتے ہین کہ پارلیمنٹ کو یونائیٹڈ کنگڈم[1] کے بہی) اجازت دینا چاہیئے کہ وہ اپنی رعایا کی غلطیون کی شکایت کرے کیونکہ جو کچھ عیب اون لوگون مین جو اوسکے زیر حکومت رہتے ہین پاے جاتے ہین یہہ اوسکی خود غفلت یا اوسکی بُری تقلید قائم کرنے کا نتیجہ ہے - اگر تم کسی قوم کو چوری مین یا اور اون بُرے کامون مین جو خلاف قانون ہین مشاق پاؤ تو تم اکثر یہہ ہی دیکھوگے کہ یہہ لوگ صرف اپنے حاکمون کے حرکات کی نقل[2] کرتے ہین -

زیادہ تر یہہ دیکھا گیا ہے کہ کوئی حاکم وہ موروثی ہو یا غاصب - کبھی امن سے نہین رہ سکتا جب تک کہ اوسکی حکومت عوام الناس کی خوشنودی پر قائم نہ ہو - "متعدد قلعے رکہنے سے کہین زیادہ بہتر ہے کہ تمہاری رعایا تم سے عداوت نہ رکہے" - اس جملہ کو مصنف سو بار مکرر طور سے بیان کرتا ہے -

اس تمام قصّے سے مچیاولی کا شاید یہہ مطلب ہے کہ اسکے ہموطن

---

[1] شمول ملک انگلستان - [2] الناس علی دین ملوکہم -

روما کی جمہوری سلطنت کی طرف اپنا رُخ نہ پھیرین کیونکہ روما کی
تاریخ مین اِسنے ایسا نمونہ جسکو ڈہونڈہ رہاتہا پایا ہے یعنی ملک کی
قانون کی عزت جیساکہ ہونا چاہیئے - ملک کی محبت - ہمت جو کسی
طرح کم نہین ہوسکتی - کام کے وقت دل سے حاضر - اس نے کیا
اچہا کہا ہے کہ یہہ چیزین گویا آزاد روما کی جان تہین - اس زمانے
کے اہلِ جرمن نے خاص اپنے مطلب کے لیئے اس شخص کی تعریف
کرنی شروع کی ہی مگر میچیاولی کا کوئی تعلق نہین ہی اوس شخص سے
کہ جو آجکل کے جرمن طالب علمون مین سب سے لائق مشہور ہے اور
جو جولیس سیزر[1] کو پوجتا ہی - کیٹو کو خود نمائی کرنیوالون مین سے اور
بسسر[2] و کو چہچورا قرار دیتا ہے - تم میچیاولی کی تمام تصنیفات
مین شاید کہین بہی ایک اچہا لفظ کسی ایسے شخص کے لیئے نہ پاوگے
کہ جس نے آزادی یا ستون کو گرایا ہو یہہ سب کو ہوشیار کرتا ہے
کہ ہین کسی کو سیزر کی شہرت بہکا ندے کیونکہ اسکی کامیابی اور اس
کی سلطنت کے زیادہ روز قائم رہنے نے مورخین کو بدراہ کردیا ہے

[1] روما کی جمہوری ریاست کا پریسیڈنٹ تہا - یعنی قیصر اوّل - روما کا نامی مصنف -

اگر تم سیزر کے زمانۂ سلطنت کی تاریخ سلسلہ وار دیکھو گے اوس وقت تمکو اصل حال معلوم ہوگا اور تم غصے سے یہہ پوچھو گے کہ وہ کون سا احسان روما۔ اطلی۔ اور دنیا پر ہے جسکا شکریہ سیزر کو ملنا چاہئے کسی نے ایسی دلیل اس صفائی اور خوبصورتی کی ریولوشنری[1] ڈکٹیٹر کے خلاف مین پیش نہین کی جیسے مچیاولی کرتا ہے۔ اِس نے قدیم روما کے باشندون کی تعریف اسلیئے حد سے زیادہ کی ہے کہ انہون نے باضابطہ طور سے ایک قانون جاری کیا تہا جس کے ذریعہ سے کسی خاص وقت ضرورت کیلئے ایک ڈکٹیٹر مقرر ہو سکتا تہا اور جسکا زمانۂ حکومت محدود تہا۔ جمہوری ریاست مین کبہی کوئی چیز غیر معمولی کام پر نہین رہنا چاہیے کیونکہ وہ کام گو اوس خاص وقت کے لیئے مناسب ہو مگر اوسکی تقلید خرابی پہونچا سکتی ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ اگر قانون توڑنے کا رواج پھیلا تو گو اوسکا مطلب یہہ ہو کہ اوس سے ریاست کو نفع پہونچے مگر یہہ بھی ممکن ہے کہ رفتہ رفتہ ایسے قانون توڑنا شروع کیے۔

[1] ایک ایسا حاکم ہے جو زمانۂ انقلاب مین مقرر کیا جائے۔

جائین جس سے ریاست کو سخت نقصان پہونچے" بعض وقت
اسمین کوئی شک نہین کہ ایسے واقعات پیش آتے ہین کہ معمولی
باتون سے کام نہین نکل سکتا - اوسوقت[1] تمکو چاہیے کہ زور اور
ہتیار کو کام مین لاؤ - اسواسطے کہ ہر آدمی کو اپنے تئین درجۂ صدر تک
پہونچانے کی کوشش کرنا چاہیے - مگر بدنصیبی تو یہہ ہے کہ اگر کسی نے
ظلم سے اپنے کو اوس درجے پر پہونچایا تو وہ خراب آدمی ٹھہرایا جائیگا
کیونکہ ایک نیک آدمی ایسے ذریعے سے ترقی کو ہرگز منظور نہ کریگا
اور جب خراب آدمی اس درجے کو جا پہونچا تو ممکن نہین کہ اسکی حکومت
سے نفع پہونچے - پس یہان پر یہہ دوہری مشکل ایک آشوب زدہ
ریاست کی حالت سنبھالنے کے وقت ہمیشہ پیش آیا کرتی ہے
مچیاولی ان باتون کو نیکیون مین شمار کرنے سے ہمین منع کرتا ہے
یعنی ہموطنون کو ہلاک کرنا - دوستون کو دغابازی سے پکڑوا دینا
لامذہب ہونا - سنگدل بننا - قول کا پورا نکرنا یہہ سب باتین یہہ
کہتا ہے کہ تمکو سلطنت دلوا سکتی ہین - مگر ناموری نہین - ایک

[1] حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ ع کاریکہ بصلح بر نہ آید * دیوانگی در و بباید -

بادشاہ جو اپنی رعایا کو انکی وطن سے نکالدے (یہان پرہمکو جیمز[1] اول۔
کو اصول اور ایسے لوگون کا جن سے ایسی حرکتین سرزد ہوئی ہین
خیال کرنا چاہیئے) اور زبردستی ایک جاے سے دوسری جاے
پر آباد کرے مثل ایک گڈریے کے جو اپنے گلّے کو ہنکاتا پھرتا ہے
یہہ بہت ہی بڑا ظلم ہے اور بالکل خلاف مین نہ فقط مذہب کے بلکہ
آدمیت کے بھی ہے۔ لوگون کی جانون پر ایسا شدید ظلم کرنے کے
عوض بہتر ہوگا اگر ظلم کرنیوالا تخت شاہی سے دست بردار ہو جاے
او خانگی زندگی مثل عام لوگون کے منظور کرے۔
ممکن ہے کہ ڈانٹن کا یہہ کہنا صحیح ہو کہ ایک غریب ماہی گیر ہونا
بہتر ہے بہ نسبت اسکی کہ ہم آدمیون کے گورنمنٹ مین دخل دین
مگر پھر ایک ایسا مسئلہ قومون کے اور آدمیون کے سامنے
آکر کھڑا ہو جاتا ہے کہ وہ ہٹتا ہی نہین یعنی گورنمنٹ کا قائم کرنا ضرور
ہے۔ فرض کرو کہ ایک گروہ آدمیون کا تمکو دیا جاے جس مین
تمام بری خصلتین موجود ہین مثل رشوت ستانی۔ نفاق وغیرہ۔

[1] بادشاہ انگلینڈ۔

اب بتاؤ کہ ترکیب اسکے درست کرنے کی کیا ہی؟

پرنس کا آخر جزو ایک بہت ہی پُر اثر اپیل ہے جو کہ خاندان
میڈیچی کے قائم مقام کے لیئے لکھی گئی تھی تاکہ وہ اپنے تباہ او غلامی
کے پھندون مین پھنسے ہوئے ملک پر نظر کرے ۔ اور اوسکی زخمونکو
باندہنے اور اچھا کرنے کی کوشش کرے ۔ ایک خیال ہے کہ یہہ آخر
جزو اس کتاب کے لیئے نہین لکھا گیا ہے کیونکہ وہ جوش و خروش
جو اس جزو مین ہی اجزاے ماسبق مین نہین پایا جاتا بلکہ بالکل بر
عکس ہے ۔ اسکو خیال ثانی کہنا چاہیئے جسکو مچیاولی نے اچنے
ذاتی فائدے کے لیے لکھا تھا مگر اوسکے طرفدارون نے یہہ کہا ہی
کہ ان بڑے مسائل کو لکھنے سے اوسکو اپنا ذاتی نفع منظور نہین تھا
بلکہ اوسکا اصل مطلب یہہ تھا کہ انہین خراب باتون سے عمدہ نتائج
پیدا کرے ۔ میرا بھی یہی خیال ہے ۔ پچیس ۲۵ جزون تک مچیاولی
کوئی ایسے بڑے بادشاہ کا خیال نہین کرتا ہے کہ جو اطلی کو
سنبھال سکے مگر اسکا خیال ایک ایسے نئے حاکم کیطرف دوڑتا
ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جسکے پاس جدید مروّجہ خیالات کی بو تک

بھی نہ آئی ہو۔ اسکے ساتھ یہہ بھی ہے کہ مچیاولی ایک ہی
سانچے مین نہین ڈھلا تہا تو پھر ممکن ہو سکتا ہے کہ جب وسنے دوبارہ
نظر اپنے لکھے ہوئے ورقون پر ڈالی ہو اور اپنی سنگدلی پر نادم ہو کر
باقی ورقون مین اسکا بدلہ نکال لیا ہو جن سے اوسکا دلی جوش اور
طبیعت کی صفائی ظاہر ہوتی ہو۔

آیا وہ اطلی کی پوری حالت پر نظر ڈال رہا تہا یا ایک جدید حاکم کو
سوچ رہا تہا۔ جس طرز اور خیال کا آدمی وہ چاہتا تہا اوسکی تصویر اوس نے
اوس تجربہ سے جو ول تک کی خبر لے آئی تہی اور اوس ہاتھہ سے
جو غلطی کرنا جانتا ہی نہ تہا چار جزؤن مین کہیچی ہے۔ حاکم کا کام یہہ ہے
کہ وہ ریاست کو گرنے سے بچائے۔ حاکم تمام عمدہ نیکیون کو عمل
مین نہین لاسکتا۔ اول اینکہ یہہ ناممکن ہے کہ صرف یہی کل نیکیون کا
معدن ہو۔ دوم اینکہ اگر اس مین بدرجہ کمال عمدہ خصلتین آکر جمع بہی
ہو گئی ہون تو پھر ناممکن ہے کہ وہ اس دنیا سے جسمین اتنے بد آدمی
بھرے ہوئے ہین بسر آ سکے یا برابری کر سکے۔ مگر اس جدید
حاکم کو اور کچھ نہین تو برے کامون سے ہوشیار رہنا چاہیے

اور اگر تمام سے نہین تو کم از کم اون باتون سے بچتا رہے کہ جو ریاست کو نقصان پہونچا سکتے ہین - جنگ کرنے کے دو طرز ہین - ایک قانون سے اور دوسرا قوت سے - پہلا طرز اشرف المخلوقات کا نشان ہے اور دوسرا وحشیون کا - مگر اکثر طرز اوّل کافی نہین ہوتا تو اوسوقت طرز دوم کو کام مین لانا ضرور ہوتا ہے - تمکو چاہیے کہ شیر کا بھی لباس پہنو اور لومڑی کا بھی - جو آدمی صرف شیر ہے وہ عقلمند نہین - ہوشیار اور عقلمند بادشاہ کو نہین چاہیے کہ اُسوقت اپنے وعدے پر قائم رہے جب یون قائم رہنے سے اپنے کو یا ریاست کو نقصان پہونچے - یا جن وجوہات سے اوسکو وعدہ کرنا پڑا ہو وہ جاتی رہی ہون - اگر دنیا مین سب آدمی اچھے ہوتے تو یہہ مقولہ بالکل خراب ہوتا - مگر جب ان کی طبیعتین بُرائی کی طرف بھی راغب ہین اور جب سب اپنا وعدہ ایفا نہین کر سکتے تو پھر تم کو کیا ضرورت ہے کہ تم اپنا وعدہ پورا کرو - "اپنی بدی[1] دوسرون کی بدی" - چند نیکیان ایسی بھی ہین جن کی حاکم کو اسقدر ضرورت نہین ہے مگر اوسکو چاہیے کہ عوام الناس پر ہمیشہ ظاہر رکھے کہ یہہ باتین

---

[1] koshea Cattinuta ko Tou یعنی اگر وہ بُرے تو ہم بھی بُرے -

بہی اسمین موجود ہین - بہتر ہوگا اگر ہم ظاہر مین رحم دل سچے اور با مذہب معلوم ہون - باطن بہی اگر ایسا ہی صاف ہو تو اس سے عمدہ اور فائدہ مند کوئی چیز نہین - بادشاہ کو سب سے زیادہ مذہب کی ضرورت ہے اور اوسکو چاہیے کہ اوسکی رعایا بہی اوسکو با مذہب خیال کرے اس جدید حاکم کو ان سب عمدہ باتون کے بالکل برعکس بہی عمل کرنا جاننا چاہیے مگر اسوقت کہ جب اوسکو خوب یقین ہو کہ یہہ باتین عام طور پر نقصان پہونچانے والی ہین - کیونکہ بعض وقت ہم اس بات پر مجبور کیئے جاتے ہین - اور خصوصاً اسوقت کہ جب ریاست کو کسی آفت سے بچانا ہو کہ ہم سچائی خیرات مذہب اور آدمیت کے خلاف مین کام کرین - یہی ایک جملہ ہے کہ جس کی وجہ سے مصنف بدنام ہوا - یہہ جدید حاکم اُن تمام کامون کو نہین کرسکتا جنکی کرنے سے آدمی خطاب نیک ہونیکا پاتا ہے -

بادشاہ کو چاہیے کہ اپنی رعایا کے مال کو ہاتہہ نہ لگانے - کیونکہ آدمی اپنے باپ کے قتل کو معاف کردیتا ہے مگر اسکی جائداد ضبط کرنیکو ہرگز نہین - اسکو چاہیے کہ اپنے کو کوشش سے رحم دل بنائے مگر عدل کے وقت کبہی رحم دلی کو بیموقع دخل نہ دینے دے - اور اُسکو

ہمیشہ اس عمدہ قول کو لیوؔمی کے یاد رکہنا چاہیے۔ یعنی اکثر آدمی اپنی
تئین بُرے کامون سے زیادہ تر محفوظ رکہہ سکتے ہین بہ نسبت اسکی
کہ اونکو دوسرون کے بچانے کی ترکیب بہی آتی ہو" بادشاہ کو
انتہاے اعتباری اور انتہاے بے اعتباری سے بچنا چاہیے یعنی
نہ تو اسکو اپنے مصاحبین پر اتنا اعتبار کرنا چاہیے کہ کُل کاروبار اُنپر
چہوڑ دے اور خود بالکل بیخبر ہو جاوے۔ یا اُنکی طرف سے اتنا بے
اعتبار ہو جاوے کہ اُنکا نوکری کرنا مشکل ہو۔ یہہ ہزار درجہ بہتر ہے کہ
اسکی رعایا اوس سے ڈرتی بہی رہے اور اسکو دل سے چاہے بہی۔
مگر جب کوئی موقع اوسکو ان دو باتون مین سے کسی ایک بات کو
اختیار کرنے پر مجبور کرے تو مناسب ہوگا اگر وہ اپنا خوف رعایا کے
دل پر بٹہلاوے۔ یہان پر خوف کے معنی نفرت یا دشمنی کے نہین
ہین۔ بادشاہ کو چاہیے کہ ایسے کام نہ کری جس سے رعایا اوس سے
نفرت کرے یا اپنا دشمن جانے یا نظرِ حقارت سے دیکہے۔
نیک عمل و بدعمل کیواسطے عام کسوٹی مقاصدِ دولت ہونے چاہئین

لیوؔمی اٹلی کا مشہور مؤرخ تہا۔

ہمکو کبھی نہین چاہیے کہ ایک ایسے شخص کو ملزم غیر معمولی حرکات کا
قرار دین خصوصًا اسوقت کہ حسب اتفاقات زمانہ نے اُسکو بالکل
مجبور کردیا ہو کہ یا تو وہ ایک اپنے لیے شخصی سلطنت قائم کرے
یا جمہوری - اور جب محافظتِ سلطنت مین کچھ بھی شُبہہ واقع ہو تو اُس
وقت عدل یا ظلم - رحم یا زیادتی - ناموری یا بدنامی کا ہرگز خیال
نہ کرنا چاہیے - اِن سبکو یکطرف کرکے وہ کام کرنا چاہیے جس سے
سلطنت کا رشتۂ حیات قائم رہے اور اوسکی آزادی مین کچھ فرق
نہ آئے - ویدروسے نے اس تمام مطلب کو ان چند حاوی الفاظ مین
لکھا ہے اور یہہ کہا ہے کہ ان کو اس کتاب کے شروع مین لکھدینا چاہیے
وہ یہہ ہین "کن موقعون پر بادشاہ کا حق ہے کہ بدمعاش بنے" اسی
بارے مین مامزن نے ایک نہایت عمدہ اور کامل شرح
سلا پر لکھی ہے - اسکو ایک بالکل غیر معمولی تصنیف سمجھنا چاہیے جس
مین مصنف نے اپنا پورا اوستادانہ کمال دکھایا ہے اور اس کتاب
کے مخالفین بھی اس بات کو مانتے ہین - ایسے سلا کو ٹوٹی پھوٹی
سلطنت کا دوبارہ مستحکم کرنیوالا سمجھنا چاہیے جسکی تصویر میکیاولی نے پہلے

کہیچکا ہی - اکثر لوگ اسپر یہہ الزام لگاتے ہین کہ مچیاولی اپنے
کام کے لیئے سیزر بورگیا کے طرز کا آدمی چاہتا تھا - بورگیا کی نسبت
کہا گیا ہے کہ یہہ نہ صرف ایک وحشی ظالم تھا مگر اپنے کامون مین ہی
پورا نا کامیاب رہا اسکو ایک ضرر رسان شہاب ثاقب تصوّر
کرنا چاہیے جو چار سال سے کچھہ ہی زیادہ کے لیئے آسمان پر مثل شعلہ
کے جاتا ہوا معلوم ہوا اور پھر غائب ہو گیا - اگر فقط کامیابی ہی تعریف
کے قابل ہے تو مچیاولی اور اوس دنیا کو جسکے لیئے یہہ لکھہ رہا تھا
بالکل بے طرفدار بورگیا اور اوسکی زود رس بد اقبالی کا رہنا چاہیے
اس بارے مین مچیاولی خود یہہ لکھتا ہی مین نے اسکو اس لیئے
پسند کیا کہ یہہ ایک نظیر تہا اون لوگون کے لیئے کہ جو اپنی خوبی قسمت
سے اور دوسرون کی مدد سے کامیاب ہوتے ہین - بورگیا نے
وہ سب کچھہ کیا جو کہ ایک ذی عقل و قابل آدمی کر سکتا ہے - مین
تمکو بتاتا ہون کہ اسنے اپنی حکومت آئندہ کے لیئے کیسا مضبوط پایہ
ڈالا تھا مین نہین جانتا کہ اس نظیر سے بہتر اپنے خیالی جدید حاکم (غاصب)
کو اور کیا نصیحت کر سکتا ہون - اگر اسنے جو کچھہ کام کیا تھا وہ بالکل بے ثمر

رہا تو اسکی بدقسمتی تصور کرنا چاہیئے - "یہہ بورگیا کو اپنے کام کے لائق
نہین سمجہتا ہے اور اگر سمجہتا بہی ہے تو صرف ایک خاص کام کی
لیئے - میچیاولی نے اِس شخص کو قریب سے دیکہا تہا اور جب یہہ بطور
ایلچی کے بورگیا کے پاس اوسکی ترقی اقبال کے وقت مین بہیجا گیا تو
اسنے اوس شخص مین وہی صفات چابکدستی - تشدّد - ضِد - دور اندیشی
اور مستعدی کے پائے جنکی ضرورت اوس زمانے کی اصلاح ضعف
کے واسطے معلوم ہوتی تہی - جب بورگیا سے وہ دہشت ناک
باتین جو احاطۂ بیان سے باہر ہین صادر ہوئین تو اوس وقت یہہ
بہی وسکے ساتہہ موجود تہا - اسنے یہہ بہی دیکہا کہ سیزر خاموش اور
اکیلے رہنا پسند کرتا تہا - دلی راز ظاہر نہین کرتا تہا - کام کرنے مین
از حد تیزی کرتا تہا - اور جب کوئی کار ضروری درپیش ہوتا تو اوس کے
کرنے مین نہ تو یہہ جہجکتا تہا اور نہ ناکامیابی سے ڈرتا تہا جسوقت تم
یہہ سُنا کہ یہہ فلان مقام پر پہونچا تو فوراً ہی یہہ بہی سُنو گے کہ وہ وہان
سے روانہ بہی ہوگیا - اسکے سپاہی اس سے دلی محبت رکہتے تہے
اور گو ذرا سی بے قاعدگی مین بہت ہی سخت سزا دیتا تہا مگر اون کی

تنخواہون مین کبہی کمی نہین کہتا تہا اور اونکی آزادی مین بہت کم دخل دیتا تہا۔ اگرچہ کم سخن تہا مگر جب کوئی ایسا موقع آن پڑتا تہا تو اس فصاحت اور خوبصورتی سے اپنا مقدمہ پیش کرتا تہا کہ دوسرے کو جواب دینے مین بہت ہی دشواری معلوم ہوتی تہی۔ موقع کا بہت بڑا جج یعنی جانچنے والا۔ صاحب ہمت۔ چالاک۔ مستقل۔ مدبّر تہا۔ مگر ان سب سے زیادہ اس بات مین مشہور تہا یعنی نہ ایذا کو بھولتا تہا اور نہ ایذا رسان کو معاف کرتا تہا۔ توپ کے خوف سے لوگون کو گویا محو کرلیتا تہا۔ اسکا مقولہ جسپر وہ خود عمل کیا کرتا تہا وہ یہہ ہی کہ انتظام اُسی وقت ہوسکتا ہی کہ جب رعایا پر عادل اور مضبوط گورنمنٹ قائم کیجائی جسمین ایک عدالت دیوانی ہو جسکا میر مجلس ایک انصاف پسند شخص ہو۔ رمیرو پہلا گورنر روماگنا کا مقرر ہوا تہا معلوم نہین کہ یہہ کس لیے مورد عتاب اپنے مالک کا ہوا مگر ایک روز جب مچیا ولی چوراہے سے گذرا تو رمیرو کو دو ٹکڑون مین پایا اوسکا سر برچھی کی انی پر تہا۔ اوسکا دھڑ اونھین عمدہ کپڑون مین مقتل مین پڑا ہوا تہا اور اسکے قریب ایک خون آلودہ تبر رکہا تہا۔ اور جب اسکا ارادہ

اسکے افسرون پر ظاہر ہوا تو وہ ڈر گئے کہ کہین یہہ اون کے چہوٹے
چہوٹے صوبے نہ ضبط کرلے اور یکے بعد دیگرے باغی ہو گئے۔ مگر
اسکی دلیری مین کچھ بھی فرق نہ آیا اور بالکل بے پروائی کے ساتھ نئی
فوج جمع کرنی شروع کردی۔ غول کے غول زرپسند پردیسیون کے
اسکے روپیے کو۔ اسکی چالاکی کو۔ اور اسکے ستارے کی قوت کو
دیکھکر اسکے بیخوف اوڑتے ہوئے جھنڈے کے سائے مین جمع
ہونے لگے۔ جن لوگون نے اسکے خلاف مین سازش کی تہی وہ
بہلا کہان اسکی برابری۔ تیزی۔ کوشش اور قوت مین کرسکتے تھے
اسنے پہلا کام یہہ کیا کہ اُن مین بیج نااتفاقی کا بویا اور پھر دھوکا دیکر
ان مین اور اپنے مین ایک معاہدہ کروایا۔ جو آدمی کہ اسکی مزاج کی
سختی سے واقف تھے اون کو بالکل یقین تہا کہ اب ان لوگون کی
شامت پوری طرح سے آگئی ہے۔ مچیاولی بھی یہہ لکھتا ہے کہ "جب
مین باغیون مین سے ایک کے پاس گیا تو اوسکی جسم سے مجھے مُردے
کی بو آئی"۔ بہرحال اپنی مشہور ترکیبون کے زور سے اون کو بمقام
سینیگالیا اپنے ملنے کے لیئے بُلایا۔ بہت ہی خندہ پیشانی سے کے

ساتھ اون سے ہاتھہ ملایا اور اون کو انگولیڈ[1] سے سرفراز فرمایا۔

بعد ازان سب سوار ہوکر ساتھہ ساتھہ شہر مین فوجی گفتگو کرتے ہوئے داخل ہوئے بورگیا نے اون کو اپنے محل مین بلالیا اور تھوڑی دیر ٹھیر کے چپکے سے چلا گیا اسکے جاتے ہی یہہ سب گرفتار کر لیئے گئے۔ "مین نہین سمجہتا کہ کل صبح تک بہی وہ زندہ رہین گے"۔ فلارنس کے سکرٹری یعنی معتمد نے یہہ سب حال اپنی گورنمنٹ کو لکہا تہا مگر اسکی تحریر سے نہ عبرت پائی جاتی ہے اور نہ کسی طرح کا جوش۔ کچھ تحقیقات کے بعد صبح ہونے سے پہلے دو آدمیون کو پہانسی دیدیگئی اور جب بورگیا کو یہہ خبر پہونچی کہ پوپ[2] نے بہی اوس کے حکم کی تعمیل کی یعنی کارڈینل کو جو روما کے باغیون کا افسر بنا تہا زہر دیدیا اوسیوقت دو اور جو باقی تھے وہ بہی پہانسی دیدیے گئے۔

ان سنیگالیا کے پہانسی یافتہ مین ایک شخص جسکا

---

[1] یہہ ایک قدیم طرز یورپ مین خطاب دینے کا تہا۔ بادشاہ جس کسیکو خطاب سے سرفراز کرتا تہا تو اوس سے پہلے بغلگیر ہوتا تہا اور پہر اوسکے دونون شانون پر آہستہ سے تلوار مارتا تہا۔ عیسائی مذہب مین جو دو بڑے فرقے ہین یعنی پرٹسٹنٹ اور کاتہلک انمین سے کاتہلک پوپ کو اپنا مذہبی بادشاہ مانتے ہین جو روما مین رہتا ہے۔

نام اولیو بروٹو - ڈا - فرموتہا - اسکا قصہ پرنس[1] کے آٹھوین
جزو مین لکہا ہوا ہی - بچپن مین اسکے چچا نے اسکی پرورش کی جب
بڑا ہوا تو اوسکو باہر فوجی تعلیم کے لیئے بہیجا - ایک زمانہ دراز کے
بعد ایک روز اوس نے ایک خط اپنے چچا کو بمقام فرمو لکہا کہ
میرا دل آپ کو اور اپنے باپ کا وطن دیکہنے کو بہت چاہتا ہی
اور یہہ بہی لکہا کہ مین ایک ننلو سوار اپنے ساتہہ لانا چاہتا ہون تاکہ
جو عزت مین نے یہان پر پائی ہی اوسکو اپنے ہموطنون پر ظاہر کرون
الغرض یہہ یہان پر آیا اسکے ہم وطنون نے اسکی بڑی تعظیم کی -
ایک روز اسنے اپنے چچا کی اور جو جو معزز لوگ فرمو کے تھے
اونکی دعوت کی بعد کہانے کے یکبارگی اسکی سپاہ نے مہمانون پر
حملہ کیا - اور ایک کو بہی زندہ نہ چہوڑا اس حرکت کے بعد اولیو بروٹو
اس ملک کا ظالم بادشاہ بن بیٹہا - اس قصے کے بعد ہمکو چاہیئے کہ ہم
بورگیا کو بالکل معاف کرین کہ اسنے ایکسال بعد الیو بروٹو سے
پورا انتقام لیا جب اسکا آخر وقت آیا تو اسنے کوشش کی تہی

[1] اسکا پورا قصہ کتاب پرنس (جو کہ مکیاولی کی ایک تصنیف ہی) مین دیکہو

کہ اپنی پیش قبض پھانسی دینے والے کو مار دے - اس مجمع مین
شیر بہی تھے اور لومڑیان بہی تھین -
مچیاولی نے جو یہہ تعریف بورگیا کی کی ہے اسکی اصل وجہ
یہی معلوم ہوتی ہے جو اوپر درج ہے - یہہ سب لوگ ڈاکو تھے
ڈانٹے دوسو برس پہلے کہہ چکا ہے کہ روماگنا کے جتنے
ظالم بادشاہ گذرے اون کے دلون مین جنگ کا شوق نہ
اب کم معلوم ہوتا ہے اور نہ پہلے کم معلوم ہوا تہا - اس زمانے
مین بھی اونکی وہی حالت ہے - یہہ شہر اُن اشخاص سے بھرا ہوا تھا
جو بھلے مانس کہلاتے تھے - اور جنکا کام محض بیکاری اور سستی مین
اپنی عمر بسر کرنے کا تہا - جو کچھہ انکی جائداد سے وصول ہوتا تہا اُسی
پر بھروسہ کیئے بیٹھے تہے - نہ تو اسکے بڑہانے کی فکر کرتے تہے
اور نہ نوکری کی تکلیف منظور کرتے تہے - ایسے لوگون نے
خواہ کہین ہون ضرر ضرور پہونچے گا - مگر سب سے زیادہ وہ لوگ تہے
جو قلعون کے مالک تہے اور جن کی زبردست کچھہ رعایا بھی
تہی - پوپ اور اوس کے خوفناک بیٹے کے ہاتہہ مین آنے

سے پہلے یہہ لوگ بہت ہی غریب تھے - مگر اس غربت پر
بھی کوشش امیرانہ طرز پر رہنے کی کرتے تھے - اسطرح رہنے
کی ترکیب صرف ایک تھی یعنی لوٹ مار - ہمکو نہ معلوم ہے
اور نہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ ہمارے پاس ہے کہ آیا لوبرگیا
اور پوپ کا منشا صرف یہہ تہا کہ اون ظالمون کو اپنے زیر حکومت
کرین - یا اس سے کچھہ زیادہ تہا - مچیاولی اور اُن کے ہمعصرون
کا خیال یہہ ہے کہ کچھہ زیادہ ہی تہا - اس زمانے کے جرمن مورخ
اس کے خلاف مین لکھتے ہین مگر اسکی اصلیت ہمعصرون کو زیادہ
تر معلوم ہونا چاہیے -
سیزر بوبرگیا کے قصے کو ختم کرنا بہتر ہوگا کیونکہ جبتک کہ ایک
نقل پوری نہین ہوتی ہم اچھی طرح معلوم نہین کرسکتے کہ آیا اسکا نتیجہ
غم پر منحصر ہے یا خوشی پر - سینیگالیا کے واقعے کے پورے ایک
سال بعد جب یہہ شخص اپنی ترقی کا خود جاکم معلوم ہوتا تہا یکایک
اسکو اور پوپ کو ملیریا یعنی وبائی بخار چڑہ آیا - اسکا باعث زہر
مشہور تھا مگر عمدہ لوگون کی رای مین یہہ افواہ غلط تھی اس پوپ

یعنی الیگزانڈر[1] ششم نے تو انتقال کیا لیکن سیزر بسبب کم سنی
اور طاقت کے اپنے مرض پر فتحیاب ہوا۔ مگر اوسوقت مین کہ
جب اسکا ستارۂ اقبال بے نور ہوگیا تہا۔ مچیاولی نے جب
اسکو اس بُری حالت مین دیکھا تب سمجھا کہ بدقسمتی اب اس شخص
کے ذاتی جوہر پر کامیاب ہوئی ہے۔ رو ماگنا مین اسکی رعایا نے
کچہہ روز اسکی طرفداری کی مگر اسنے وہی ظلم اور بدانتظامی شروع
کردی۔ گو سیزر نے اسپین کے مجتہدون کو اپنی طرفداری پر
مجبور کیا تہا لیکن جولیس ثانی اسکا ویسا ہی دشمن رہا۔ اور جب
پوپ ہی بنا تو اس سے بدلہ لینا نہیں بہولا۔ مچیاولی بہت
ہی فضیلت کے ساتہہ بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی یہہ خیال کرے کہ جدید
خدمتگزاری سے بڑے آدمی اپنی پرانی ایذاؤن کو بہول
جاتے ہین تو وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ گانسالوو نے جو کہ مشہور
کپتان گذرا ہے اسکے ساتہہ بور کیا کو نیپلز[2] ہو پہنچادیا
یہان پر اسکو ثمر اپنی پرانی حرکتون کا ملا۔ ایک دفعہ اس نے

[1] اس پوپ کا نام تہا۔ [2] یہہ اطالیہ کا ایک بڑا شہر ہے۔

یہہ کہا تہا کہ اُن لوگون کو دغا دینا چاہیے جو دغا بازی مین اوستاد ہین"
اس اپنے مقولے کی معنی وہ اب اچھی طرح سمجھا ہوگا۔ نیپلز مین گانسالو
نے اسکی بڑی خاطر کی اکثر اپنے ساتھہ کھانا کھلاتا تھا اور مختلف
معاملات پر گفتگو کرتا تھا۔ ایک روز رات کو جب یہہ اپنی جا ی
پر جا رہا تہا۔ تو چور دروازے مین سے گذرتے وقت ایک
افسر نے آکر اسکی تلوار بادشاہ کاسٹیل[1] کے نام سے طلب
کی۔ بعد گرفتاری اسپین کو بہیجدیا گیا۔ تین سال تک یہہ آفتون
مین پھنسا اور قسمت سے لڑتا رہا۔ مدداور اوس شیطنت کی
وجہ سے جو اسمین مجسّم تھی آخر الامر جنگ ویانہ مین جو ایک شہر صوبہ
نوآر[2] مین ہی ۱۵۰۶ع مین مارا گیا۔ اسکا عمدہ زرہ بکتر اون لوگون
نے جو اس سے واقف نہ تھے اوتار لیا۔ اور اسکی برہنہ
خون آلودہ۔ گولیون سے چھلنی بنی ہوئی لاش کو میدان پر چھوڑ
گئے۔ اسکی عمر صرف اکتیس ۳۱ برس کی تہی۔ اسکا باپ جو ظلم کرنے
مین اس سے کسی طرح کم نہ تہا بہتر[۷۲] برس کی عمر مین مرا اُسی لئے تاریخ

[1] ملک اسپین کا ایک صوبہ ہے۔ [2] ایضاً

کوئی نصیحت یا پند پیدا نہین کر سکتی"
اسکو چہوڑ کر ہمکو اب اون مسائل پر غور کرنا چاہیے جنکو میچیاولی
پیش کرتا ہی- جتنا کہ ہم تاریخ کو بہولتے جاتے ہین اوتنا ہی اسکے
مقولے ہمکو متحیر کرتے ہین- یہہ کہا گیا ہے کہ دنیا مین بہی دو بادشاہ
یعنی اوریلیس[1] اور نوان لواس[2] کامل ہوئے ہین ان مین اگر تم
جمہوری سیر مجلسون اور وزرای ریاستون کو شریک کرو تو اوسط
فی صدی اور کم ہو جاتا ہی- آٹہہ صدیون مین فقط بارہ بادشاہ
اور چار پوپ روما کی فہرست مقدسین مین ایسے نکلے کہ جن
کی نسبت لفظ عمدہ عائد ہو سکتا ہے اب تمہین خیال کرو کہ کس
مشکل سے با خدا آدمیون نے اس دنیا مین حکومت کی ہو گی
ہمکو ہوشیار رہنا چاہیے کہ میچیاولی کو معلم منافقت کہتے
کہتے کہین ہم آپ ہی اس خطاب کے لائق نہ ہو جائین-
اب اس مسئلہ کو لو کہ مذہب زیر دست تدبیر مملکت رہنا چاہیے
میچیاولی کے بعد ہی جو زمانہ آیا اوسمین تین شخص ایسے ہوئے

---

[1] زمانۂ قدیم مین روما کا بادشاہ تہا- [2] فرانس کا بادشاہ تہا-

جنکو لوگ ابتک جانتے ہین یعنی ولیم دی سائیلنٹ - ہنری آف نوار - ایلزابتھ آف انگلنڈ - اِن عظیم الشان آدمیون مین بہی وہی خط و خال پہچاننے کیواسطے جو مچیاولی نے اپنے خیالی جدید حاکم کی مکروہ تصویر مین کہینچے ہین ہمکو منافقت یا مُنہ چڑانیکی ضرورت نہین ہی - ولیم دی سائیلنٹ پہلے لوتھرن[۲] مذہب پر تہا پہر کاتلکہ مذہب پر ہوا آخر مین کالونسٹ[۳] ہوکر رہا اور اپنے بچّون کو بہی اپنے ساتھہ ساتھہ اِن نئے مذہبون مین کہینچتا رہا - بہرحال اسنے وہ مذہب اختیار کیا جس سے تدبیر مملکت مین نفع پہونچا - ہنری نے بہی اسیوجہہ سے اپنے مذہب کو تین بار بدلا اور پہر اختیار کیا - ہماری مشہور ایلزابتھ نے بہی یہی مار پیچ کا پہسلوان راستہ پسند کیا - تمام تاریخ مین اس سے زیادہ عبرت آمیز اور افسوسناک کوئی جزو نہ ہوگا کہ جو اس مانی

---

[۱] اس سے بورگیا کی طرف اشارہ ہی - [۲] یہہ وہ عیسائی فرقہ ہی جسکو ایک جرمن مارٹن لوتھر نامی نے ایجاد کیا تہا - اس فرقہ کو پراٹسٹنٹ بہی کہتے ہین -

[۳] اس لفظ کے معنی کالون کے شاگرد کے ہین - کالون ایک عیسائی مجتہد گذرا ہی کہ جس نے ایک نیا مذہبی فرقہ ایجاد کیا تہا -

کی حالت مذہب کی نسبت لکھا گیا ہی - لکھا ہی کہ بدعت کے جرم
مین عورتون کو جلایا - پھانسی دی - گولی سے مارا اور جو ایذائین کہ
ان ظالمون سے ہو سکین وہ ان کو دی گئین - ایک بہت بڑا فرقہ
مصنفین کا ایسا ہی جس نے سولہوین اور سترہوین صدیون مین بدعت
کرنیوالون کے خلاف مین وہ دلائل گردن زدنی پیش کئی ہین کہ
جو میچیا ولی نے باغیون کے خلاف مین لکھے تھے - اور میچیا ولی
نے منطقی دلیل کے ساتھہ یہہ پوچھا کہ وہ مظالم جو چرچ کی اصلاح
کیواسطے جائز سمجھے جائین دولت کی اصلاح کیواسطے بھی کیون نہ مفید
خیال کئے جائین - دراصل یہہ جتنی لڑائیان مانوفیزائیٹ[1]
ایرین[2] - اور بت شکنون نے مذہب کے نام سے شروع کی ہین انکی
کوئی جائز وجوہ نہین ہین - اصل وجہہ ان کی ایک دوسری کی
برائی قومی نفرت اور تدبیر مملکت ہے - آج کل کے خوش زبان مورخونکا

---

[1] یہہ وہ عیسائی فرقہ ہی جو یہہ سمجھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بشری اور خدائی خصلتین مل کر ایک ہی ہو گئی تھین -

[2] یہہ وہ نوع انسان کا حصہ ہی کہ جس سے ہندوستان - ایران اور یورپ کا زیادہ حصہ بسا ہوا ہے - ایک شاخ مذہب عیسوی کی ہی -

ہیرو یعنی بہادر فریڈرک[1] ویگریٹ ہے۔ اس عظیم الشان بادشاہ نے کوشش کی تہی کہ کتاب پرنس کی تردید لکھی مگر والٹیر نے اس سے یہہ کہا کہ جہان پناہ میرا یہہ خیال ہے کہ اگر میچیاولی اپنے شاگردون کو کوئی نصیحت کرتا تو اسکی پہلی نصیحت یہہ ہوتی کہ وہ اس کتاب کی تردید کرین" کارلائیل[2] بہت ہی حقارت کے ساتہہ افسوس ظاہر کرتا ہی کہ فریڈرک ویگریٹ جسکو اس نے ایک جوانمرد خیال کیا تہا وہ اس اطالین کی چہوٹی سی خراب اور خوشامدون سے بہری ہوئی کتاب پر نظر ڈالے" افسوس ہے کہ فریڈرک کے جوتے کی نوک نے اسکی تردید نہین کی کیونکہ یہی اسکا انعام بہی تہا" کارلائیل کا نام لیتے ہی ہمکو وہ آدمی یاد آتا ہی کہ جو یہہ سمجہتا ہو کہ ہر شے کا صحیح علم وہ ہی جانتا ہی۔ کوئی آدمی اوس مجتہد سے زیادہ روکہا یا ترش رو نہین ہوسکتا جسکا یہہ خیال ہو کہ با مذہب لوگون کے باطنی صفائی کو کوئی خراب نہین کرسکتا مگر خود بہت جلد اورون سے خراب ہو جاتا ہی

---

[1] ملک جرمن کا مشہور بادشاہ جو اٹہارویں صدی مین گذرا۔ [2] انگلستان کا نامی محقق اور مورخ تہا۔

اگر اس زمانے مین اُس طرح کی کتاب لکہی جای جسکو کارلائیل نے خطاب خراب کرنیوالی کا دیا ہی تو اُسکی مضمون کے لیئے فرڈرک کی سوانح عمری سے زیادہ اور کوئی بہتر مضمون مل نہین سکتا فرڈرک مین بہلائی اور بُرائی دونون موجود ہین - یہہ ذی علم مُتقنّن تہا فضول خرچ نتہا - اور فن سپاہگری مین عمدہ مہارت رکہتا تہا - ان جوہر کے ساتہہ ساتہہ وہ ملک سیلیشیا[1] کا چرانے والا اور پولنڈ[2] کے ٹکڑے کرنے کی بنیاد ڈالنے والا تصور کیا جاتا تہا - اس شکل کا بگاڑنا بہی خاص اس گذرتی ہوئی صدی کا حصّہ تہا -

اس مسئلہ کی شرح کہ مصلحتِ دولت کیواسطے نیکی بدی سب جائز ہے ہم مجسّم طور سے نا پولین مین دیکہتے ہین جو تمام اس قسم کے نمونون سے کہین بڑہا ہوا ہی - نا پولین نے کہا تہا کہ ٹاسیٹیس کو فقط قصّے لکہنے آتے ہین اور گبن[3] کو عمدہ الفاظ استعمال کرنا آتا ہی

[1] ایک حصّہ ملک آسٹریا کا ہی - [2] اٹہارہوین صدی عیسوی تک ایک ریاست تہی مگر اب اس ملک کو روس - اسٹریا اور جرمنی نے آپس مین بانٹ لیا ہی -
[3] انگلستان کا مشہور مورخ تہا - اسکی تاریخ روما مشہور تصنیف ہی -

کہ جو کانون کو خوشگوار معلوم ہون مگر پڑہنے کے قابل اگر کوئی ہے تو وہ مچیاولی ہے - نا پولین کا ایسا خیال ہونا کوئی تعجب کی بات نہین ہے کیونکہ اس اطالین مصنف کے تمام ایسے مقولے جنہون نے نوع انسان کو بدنام کیا اس اطالین سپاہی کے جس نے اپنی نعل و ارا ڑی کو اونیسوین صدی مین تمام یورپ کی گردن مین گڑہا دیا تہا گویا روزانہ خوراک ہے - مگر مچیاولی سے اتنا تو ضرور کیا کہ ان مقولون پر عمل کرنا شرائط اور حد پر قائم رکہا یعنی حاکم کو رحم دلی - آدمیت مذہب وغیرہ کو اوسوقت اپنے سے علٰحدہ رکہنا چاہیئے کہ جب محافظت ریاست اوسکو بالکل مجبور کردے گو ایسے وقت پر ناجائز کام جائز ہین اور اوسوقت پر تیار بہی رہنا چاہیئے - تاہم اگر ان بری کامون سے بچنا ممکن ہے تو اوسکو اوّل بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے نا پولین نے (جو سیزر بورگیا سے بہی بڑہا ہوا تہا) عمدًا بری کامون کو اچہا اور اچہی کامونکو برا گردانا - نا پولین شاید اکیلا ہی اون لوگون مین سے جو

دغا بازی وغیرہ کے اوستاد سمجھے جاتے ہین جس نے رحم۔ آدمیت
مذہب اور عام قانون کو صرف اپنی سلطنت کی وجہہ سے ترک
نہین کیا بلکہ اس ترک سے اوسے اپنا ذاتی فائدہ منظور تہا۔ گو
ناپولین۔ چارلس (نہم) اور کمیٹی آف پبلک سیفٹی
اپنے برے کامون کی وجہہ مصالح سلطنت بتا سکتے ہین مگر قتل
برتھالیمیو سپٹمبر ماسیکر اور ڈیوک ڈی آن ٹران کے
قتل سے یہہ صاف ظاہر ہے کہ ایک منطقی آدمی جس کے ہاتھہ
مین چہری ہو وہ ہر زمانے مین ریاست کے نام سے کیا کیا
کر سکتا ہے۔
اب ہم اپنی عنان بیان شاہی کمپ سے جمہوری کمیپ کی
طرف موڑتے ہین۔ مازینی جو چند باتون مین اپنی صدی کا
سب سے بڑا عالم علم اخلاق کا سمجہا جاتا ہی اوسنے کہا ہی کہ مین اصول
خنجر کو نہ صرف ناپسند کرتا ہون بلکہ اوسکے مروج ہونیکا افسوس

کمیٹی عام محافظت کے لیے۔
یہہ شخص فرانس کے شاہی خاندان مین سے تہا جسکو ناپولین نے قتل کرڈالا تہا
اور سبب اسکا وجہہ سلطنت بتایا تہا۔

کرتا ہون"۔ اس کہنے پر بھی اس کے دل مین اتنی قوت نہ تھی کہ وہ خنجر پر تیز اکرتا۔ یہہ کہتا ہی کہ فرض کرو کہ اگر ایک شخص دغابازی سے کسی اپنی قدیم دوست کو غیر حاکم کے پولیس کے ہاتہہ مین پکڑوا دی اور اس امر کی خبر سنکر ایک غریب مزدور اس جوڈاز[1] کو دن دہاڑے اور عام سڑک پر مار ڈالے او سوقت میرا دل ہرگز نہ چاہیگا کہ مین اوس قاتل کو پکڑوا دون جس نے اسطرح ظلم سے نفرت ظاہر کی او عدل کو اپنے ہی ہاتہہ مین لیلیا تہا زمانۂ حال کی جمہوری حکومت مین بہی بہت ساری ایسے پوشیدہ پرزی ہین جو کہ عمدہ کلون مین کام کر رہی ہین اور جو ہمکو میچیاولی کی نصیحت کو یاد دلواتے ہین یعنی "نام کو قائم رکہنا چاہیے اور چیز کو اوڑا دینا"۔ ایک لائق شخص نے جس نے بہت ہی وسیع دماغ پایا تہا اور جو تہوڑے سال ہوتے ہین کہ اِس یونیورسٹی کا پروفیسر تہا اسنی اس زمانے کے ایک مصنف کی خیالی تصویر

---

[1] حضرت عیسیٰ کا ایک مصاحب تہا کہ جس نے حضرت عیسیٰ کو یہودیون کی ہاتہہ مین پکڑوا دیا تہا اب یہہ نام اوس شخص کو دیا جاتا ہی جو اپنی دوست کو دغابازی سی پکڑوا دی۔

کہنچنے کا قصد کیا تھا کہ جوشل میچیاولی کی تیز نگاہ سے پارٹی
لیڈر پر اوسی طرح سے غور کر رہا تھا کہ جسطرح سے یہہ اطالین
کسی ظالم بادشاہ کے جملہ خصائل کا غور کرتا تہا - یہہ کہتا ہی کہ اس
طرحکا مصنف یہہ دیکھیگا کہ پارٹی لیڈر مین گو خانگی طور پر سب
عمدہ خصلتین موجود ہون مگر اپنے عہدے کی وجہہ سے ان بہت
ہی بڑی بشری صفات پر یعنی راستی و انصاف - و اخلاقی
ہمت پر عمل نہین کر سکتا - یعنی سچ بہت کم بول سکتا ہی اور انصاف
کے وقت پر وہ ہمیشہ اپنے ساتھیون کا اور انکے دوستون کا
طرفدار بنجائیگا - ہمت اوسی کام مین کریگا کہ جس سے اوسکی طرفدار انکو
نفع پہونچے - اسمین کوئی شک نہین کہ ان اشارے سے ذہی
فہمی ظاہر ہوتی ہی اور شاید فائدہ بھی پہونچے مگر حد سے تجاوز
کرنا بھی نہین چاہیے - پارٹی گورنمنٹ کو اولیاء اللہ کی حکومت
نہین سمجھنا چاہیے - گو معاملۂ سیاست ایک ایسی مرض بھی ہو جو باز
نہہ ہمکو اس امر سے نا امید نہ ہونا چاہیے کہ پارلیمنٹ اور کانگرس

کی دنیا مین بہی سچائی اور عدل اور اخلاق او تنا ہی جمع ہے جتنا
باہر کی دنیا مین پایا جاتا ہی - یہہ تین یا چار تاریخی مثالین اون بڑی
باتون کو ظاہر کرسکتی ہین جنکو میچیا ولی کی تصنیفات نے حل
کیا ہی اور کئی پشتون سے یورپ مین اون لوگون کے کام رہی
ہین کہ جو معاملۂ سیاست پر غور کرنے کے قابل ہین -
اگر کوئی شخص ایک مثال اس زمانے کے لحاظ سے میچیا ولی
کی فلاسفی کے لیئے پیش کرے تو وہ میرے نزدیک اس مقولی
سے ملتی ہوئی ہوگی یعنی نیچر قانون اخلاق کے مطابق کام نہین
کرتی - نیچر اپنے سرخ دانت اور سرخ پنجون سے اس طرز پر کام
کرتی ہی کہ جس طرح سے سب بہلے آدمی نہ بچتے رہتے ہین - کیا
اس تمام ذی حس عالم کو یہہ ڈراونی چیزین یعنی آفات - بھوک
ظلم اور ڈر وغیرہ مثل سایے کے گھیرے ہوئے نہین ہین -
جنگ مین قانونِ اخلاق کام نہین دیتا اور تا اختتامِ جنگ ہابیس
کارپس[1] اور وہ دس حکم جنکو حضرت عیسیٰؑ نے آدمیون پر فرض

[1] یہہ ایک بہت پرانا انگلستان کی قانون کا دفعہ ہی - حاکم کسی شخص کو قید نہین کرسکتا
جب تک کہ عدالت مین اوسکا جرم نہ ثابت ہوا ہو -

کیے گئے ہین مع اور عمدہ حکمون کے معطل کر دیے جاتے ہین - ایک
فوجی کتاب جسکا مصنف ہماری زمانیکا مشہور آدمی ہی ہمکو ہوشیار
کرتی ہی کہ ہماری قومی تعلیم جھوٹ بولکر کامیابی حاصل کرنے سے
منع کرتی ہے اسیوجہہ سے ہم ہمیشہ اس بات پر زور دیتے ہین
کہ تدبیر مملکت کیلیے سچ بولنا اچھی بات ہی اور سچّا آدمی اکثر کامیاب
ہوتا ہی - یہہ خیالات بچون کی تعلیم کے لیئے عمدہ ہین - مگر جو آدمی
کہ ان پر عمل کرتا ہی اوسکے لیئے بہتر ہے کہ وہ اپنی تلوار کو نیام کرلی"
میری رای مین اس قول کو تسلیم کرکے تلوار کو جہان تک ممکن ہو نیام
مین بند رکہنا چاہیئے -
جبکہ سپاہی قانون اخلاق سی بالکل بری ہی تو پھر ایک ریاست کے
حاکم کو کیا ضرور ہی کہ وہ اس قانون کے مطابق کام کرنے - حاکم
کیون نہین اوس سی فائدہ اوٹھائے جسکو انگریزی مین ایوولوشنری
بیاٹیٹیوڈ کہتے ہین جسکے معنی یہہ ہین کہ خدا قوت دار لوگون کو جزائے
خیر دی کہ یہہ کمزورون کا شکار کرتے ہین - بہلائی اور برائی علّت
اور نتیجے کو ایک ہی مسئلے کے دو رخ سمجہنے چاہیئین اور اخلاق کو

طبیعت الاشیا کہنا چاہیئے - اور حساب مین تمام نتائج کو شریک کر کے ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ ریاست کے کُل کام اپنی حد تک جا پہونچے ہین یا نہین - بشپ بٹلر کہتا ہی کہ ہم کسی ایک چیز کی کامل حالت یعنی اسکی علتین اور نتائج اور اجزا متفرق بیان نہین کر سکتے - مختصر یہہ ہے کہ سبب اور نتیجے کو ایک ہی معاملہ سمجھنا چاہیے - تم کو چاہیئے کہ تدبیر مملکت کو ایک مکمل شے سمجھو - حاکم بذات خود مثل اور لوگون کے ہے - اسکا وجود مثل پتّون کی پیدایش کے ہے جو بالکل ناپائدار مثل سایے یا خواب کے ہے - مگر ریاست اسکی غائب ہو جانے کے بعد بھی زندہ رہتی ہی - یہہ ایک امانت دار زمانۂ آیندہ کا ہی جو اپنے لیئے صرف کچھہ نہین کرتا - بلکہ اپنی قوم کی قسمتِ دراز کی رہنمائی کرتا ہی - پتّے جھڑ جاتے ہین مگر درخت بدستور قائم رہتا ہے -

پس مصالح سلطنت و دولت اور قوم کی پرستش کی حمایت یون ہوتی ہی - جس چیز کی تدبیر مملکت کو ضرورت ہوتی ہی اسکو

عدل فوراً منظور کرلیتا ہی اور معاملۂ سیاست مین جو جرم ہوتی ہین اون کو جرم نہین بلکہ صرف غلطیان کہتے ہین۔ بقول گوئٹے کے عمل کرنیوالے آدمی کو ضرور ہی کہ وہ خدا ترس نہ ہو" ایک نے کہا ہی اور جسکی مچیاولی بھی بہت تعریف کرتا ہی کہ "تعریف اون لوگون کے لیئے ہے کہ جو اپنے ملک کو اپنی جان سے عزیز تر رکھتے ہین"۔ فادر پال[1] کہتا ہے کہ "ہمکو اوّل وینیس[2] کے باشندے بننا چاہیئے اور پھر عیسائی"۔

اب ہم سمجھ سکتے ہین کہ ان سوفسطائی دلیلون کے اور اِن خوفناک باتون کے پیچھے کیسے بھاری مسائل چھپے ہوئے ہین۔ کیا علمِ اخلاق فقط نتیجہ ہی سے تعلق رکھتا ہی اور سبب سے نہین۔ ریاست کو علت سمجھنا چاہیئے یا نتیجہ۔ یہہ کس غرض کی لیئے قائم ہی۔ کیا یہہ ایک خاص شخص کے لیئے اور اوسکے اخلاقی اور ذاتی فائدے کے لیئے قائم ہے یا اس خاص شخص کو اس وجہ

[1] فادر پال کے اس فقرے کے معنی یہہ ہین کہ ہم لوگون کو اپنے ملک کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے بہ نسبت اپنے مذہب کے۔
[2] اٹلی کا ایک مشہور شہر ہے جہان پہلے چھوٹی جمہوری سلطنت تھی۔

کل کا ایک چرخ یا کیں تصور کرنا چاہیئے - یہہ کہان تک صحیح ہی
کہ اول فرض ہر ملکی کا یہہ ہی کہ اپنے ملک کی ترقی پر نظر رکھے
اور یہہ اونکی خانگی کامون پر کہین زیادہ سبقت رکھتا ہی - وہ کیا
چیزین ہین جن کا غلبہ ریاست پر رہنے سے ہم اس ریاست کے
سچے تمدن کی جانچ کر سکتے ہین - کیا وہ چیزین یہہ نہین ہین
یعنی عدل - راستی - برابری اور بے رعایتی قانون اور محکمون
مین اور ہمسایون کے برتاؤ مین ؟ کیا سب سے بڑا اثر قومی تہذیب
مملکت کا یہہ ہے کہ وہ اُس قوم کی خصلتون کو بدل دی اور کیا
ریاستین دغابازی اور ظلم کے راستے پر چل سکتی ہین بغیر اسکی
کہ اون کو قومی زوال کی سزا نہ ملے ؟ ہمکو ڈی البرٹ کے
مقولے کا خیال کرنا چاہیئے جسکو شل نقش کے ہر بھلی مانس کو اپنے
پاس رکھنا چاہیئے - وہ یہہ ہی - مین اپنے کنبے کو اپنے سے زیادہ
پسند کرتا ہون - اپنے ملک کو اپنے کنبے سے اور نوع انسان کو
اپنے ملک سے " کیا یہہ ترتیب صحیح ہی - مچیاولی کے سامنے
یہہ سب سوال بالکل فضول ہوتے مگر دنیا ہزارون آفات

کو چھیلتی ہوئی اور کچھوے کی چال چلتی ہوئی اس شخص سے اور ایسے
رو منزر سے بہت دور کھسکہہ آئی ہو۔
اس زمانے مین سلطنت کو مثل ایک بااخلاق شخص کے خیال
کرتے ہین مثل ان لوگون کے جنکے افراد سے وہ بنی ہوئی ہی اور
جس سے بہلائی بہی ظہور مین آسکتی ہو اور برائی بہی۔ تمدن اوسی
قدر ترقی کرتا جاتا ہے جسقدر کہ خلقت اپنا وحشیانہ ظلم اور اوس
حالت کو جس مین ہر شخص جنگجوئی یا فساد پر تیار رہتا تہا چہوڑتی جاتی
ہی۔ قواعدِ جنگ ہمیشہ کمیِ صدمہ کیطرف بدلتے جاتے ہین۔ آئینِ
سفارت نے گو اپنے ہاتہہ جہوٹ اور دغابازی وغیرہ سے
نہین دہوے مگر ان کو اتنا خوب معلوم ہی کہ جہان تک ممکن
ہوسکے سچائی اور نیک نیتی کو کام مین لانا چاہیئے تاکہ اونکی عزت
مین فرق نہ آئے۔ مثل اون مباحثون کے جو ہمارے زمانے
مین برلین[1] اور برسلز[2] مین منعقد ہوئے گو تہی تکمیل تک نہین پہونچے
مگر اتنا ضرور بتایا کہ چہوٹی اور کمزور قومون کا حق ہم پر کیا ہے

[1] ملک جرمن کا پایۂ تخت ہی۔ [2] ملک بلجم کا پایۂ تخت ہی۔

یہہ تمام اصلاحین جو قوموں کی خصلتون مین ہوسکتی ہین وہ مچیاولی کے زمانے کے عمدہ لوگون کے ذہن مین موجود تہین مگر مصالح سلطنت اون کے پیدا ہونے کی مانع ہوتی تہی - وہ وحشیانہ برتاؤ جو اہل اسپین نے نئی دنیا کے باشندون کے ساتھہ رکہا تہا اسکے خلاف مین لاکاساس اور پادریون نے جو مچیاولی کے ہم عصر تہے ایک مردانہ مقابلہ ان ظالمون کے ساتھہ قائم کیا تہا مگر اون دلیلون نے جو پرنس مین سے لی ہوئی معلوم ہوتی تہین اون کو خود شکست دیدی گروٹیس[1] اور اوسکے ماقبل لوگون نے بہت بڑی کوشش کی تہی کہ جنگ کے صدمون کو کم کرین مگر مچیاولی کی کتابون نے لوگون کی خیالات بالکل برعکس کردئیے جب سے مچیاولی نے ان مسائل جسبلمہ کو کاغذ پر لکہا اور اب تک کئی زمانے آئے اور گذر گئے - ان مختلف دورون مین جو بڑے محقق مشہور بحث کرنے والی اور مشہور مصنفین گذرے جنہون نے دولت کو اعلی اخلاق

---

[1] ایک نامی مورخ تہا جسکی مشہور تصنیف تاریخ یونان ہے -

کے ساتھہ منسوب کردیا اون کی مجلس مین اسکو کوئی جای نہین ملسکتی۔
ان مصنفین نے گونمنٹ کے طرز اور مقولون کو انسانیت کا جامہ پہنایا
اور ملکی کے اصل معنی بتائے یعنی ہموطنون کو چاہیے کہ بشری جوہر
اور جو جو عمدہ خصلتین ان مین ہون ان سب مین ایکدوسرے کو شریک
الحق سمجہین۔ پچہیاولی گذری زمانے کو اوسیطرح دیکہتا تہا کہ
جسطرح طالب علم اور معمار اور سنگ تراش دیکہتے ہین۔ مگر
سوشل قوت کو پرانے روما کے باشندون کی یاد دلاکر
اس سوسائٹی کو جو تیرہوین صدی کی حکومت کے خیالات
مین ڈوبی ہوئی تہی درست کرنے کی کوشش کرنا مثل جولین
دی اپاسٹیٹ کے تاریخی بیوقت کی غلطی تصور کرنا چاہیے
پچہیاولی کی طرف سے یہہ خیال کیا گیا ہے کہ یہہ بہی مثل اعلی
تدبیر منزل و اصولی قانون دان کے انصاف او نا انصافی
پر خیال نہین کرتا ہی۔ کیا سچ کہا ہے کہ اصل قدر تمام علم حکمت
کی جسکی بنا تصورات پر ہے منحصر ہے نسبتی خوبی پر ان عناصر
کی جو خیال کے وقت مردود کردیے گئے اور جو مقبول رکہہ

بیٔے گیٔے ہون - یہہ خیال لوگون کا غلط معلوم ہوتا ہے کہ اسنے
حکومت کے اخلاقی عناصر کو بوجہہ علم حکمت کے اور خیالی اصول
کے اپنے کام مین دخل دینے نہین دیا - کیا یہہ کم سریع الفہم
ہو جاییگا اگر ہم یہہ خیال کرین کہ جیسا اسنے مذہب سے معاملات
سیاست کو طلاق دلوا دیا ہے اوسی طرح علم اخلاق کو بہی
تدبیر مملکت سے علیحدہ کر دیا ہو؟ یہہ چند ایسے سیاستی مقولے
لکہہ رہا تہا کہ جو بآسانی کام مین آسکین - جن پر عمل کرنے کا نتیجہ حاکم
کی محافظت اور اوسکی حکومت کی پائداری ہے - جس اصل اصول
پر اوسنے ان کو قائم کیا - اور جس کے مضبوط ہونے پر اوسکو کچہہ
بہی شک نہ تہا وہ یہہ ہے یعنی علم اخلاق کا ان معاملات مین
شریک کرنا اسیطرح وقت کو خراب کرنا ہی کہ جسطرح علم اخلاق
سے کام جہاز چلانے کا لیا جاوے -
گو دلیل کے ساتہہ اور اس خیال سے کہ یہہ امور اسکے کام سے کوئی
مناسبت نہین رکہتے ان کو بالکل علیحدہ کر دیا تہا مگر اس حرکت سے
اسی کے کام پر بہت برا اثر ڈالا کیونکہ یہہ وہ زندہ قوتین ہین جنکی

حد سے سوسائٹیان قائم ہین اور حکومتین مضبوط ہین - اسی کے
زمانے مین ایک عجیب و غریب واقعہ پیش ہوا وہ یہہ تھا کہ تین یا چار
سال قبل ان مسائل کے لکھے جانے کے جان کالون پیدا ہوا
دیکھو ۱۵۰۹ء اس شخص مین مذہبی جوش اور علم سیاست دونون پوری
قابلیت کے ساتھہ پائے جاتے ہین جس کا نظیر یورپ کی
تاریخ مین نظر معلوم نہین ہوتا - اُن باتون کو کہ جنکو میچیاولی نے صرف
کاغذ ہی پر لکھا تھا اسنے عمل مین لاکر دکھا دیا - کالون نے واقعی
ایک خود مختار سلطنت قائم کی جسکو اوسنے چلایا اور غیر قومون کے
حملون سے محفوظ رکھا اور اس یورپ کے چھوٹے سے کونے
کو اُسنے مرکز اوس مشہور کارروائی کا بنایا جس نے انگلنڈ
فرانس - اسکاٹلنڈ اور امریکہ کو ایسا ہلایا کہ مدتون یاد رہیگا -
اور اسکے ساتھہ ہی ساتھہ ایک مستحکم دیوار اسپین اور روما کے
سامنے کھڑی کی تہی تاکہ اسکے زمانے کے جھگڑون مین یہہ
قومین دخل دی ہی نہ سکین - فلارنس اور جنیوا اور ہالنڈ
ان تین ریاستون نے وہ مدد اصلاح تمدن مین دی ہی جس کے

صلے مین یہہ ہمیشہ یورپ کی بڑی سلطنتون مین شمار کیجائیگی
اگر کوئی شخص دشوار پسند طبیعت رکھتا ہو بشرطیکہ اوسکی پاس بیکار
وقت ان باتون کے سوچنے کا بہی ہو تو وہ اپنے سے یہہ
سوال کرے کہ اگر فلارنس کا موجودہ اثر یورپ کی تعلیم پر
نہ ہوتا تو کیا یہہ نقصان نوعِ انسان پر اسیقدر سخت ہوتا جیسا ملک
سیوائے کے رئیسون نے جنیوا کی جمہوری ریاست کو
بالکل مٹا دینے سے پہونچا دیا؟
مچیاولی جسوقت ساونورولا کا خیال کر رہا تہا تو ہم سے
کہتا ہی کہ ایک ایسا پیشین گو کہ جو بالکل نہتا ہو ضرور مارا جائیگا اور
اوسکے سب کام بہی مٹا دیئے جائینگے۔ اگر مچیاولی دو
ہزار برس پہلے یروشلم مین ہوتا تو اسکی آنکہہ مین کوئی قابل
شخص مسیح سوا پانٹیس پایلیٹ اور روما کے افسرون کہ
نہ معلوم نہ ہوتا۔ یہہ قوتِ اخلاق کے زبردست ہتیارون کو
بالکل بہول گیا تہا۔ مگر کالون نے انہین ہتیارون کی مد

اسکو بیت المقدس بہی کہتے ہین۔

سے جنگ کی - اور پوری طرح کامیاب ہوا لیکن ہمکو یہہ
بھولنا نہین چاہیئے کہ کالون بہی اون اطالین مقولون
پر جو سب سے خراب سمجھے گئے ہین عمل کرنے مین کبھی کمی نہین کرتا
تہا - اور مثل اور اشخاص کے ان نفسانی ہتیارون پر ہاتھہ
ڈالنے کے لیئے تیار رہتا تھا - گو مذہبی فرقے نے سوفسطائی
الفاظ مین اسکی طرف سے معذرت چاہی ہی مگر کالون نے
جو کچھہ ظلم انتقام کے لباس مین اپنے پولیٹکل مخالفین پر کیا ہی اور
جو کچھہ مدد سروٹیس کے زندہ جلانے مین دی ہے - یہ ہہ
باتین اونھین مقولون کی روسے جائز ہو سکتی ہین کہ جو پرنس مین
لکھے گئے ہین - مگر پھر بھی ریاستِ جنیوا اخلاقی قوتون کی
مدد سے کامیاب ہوئی -

اطلی مین بہی ساونرولا نے اسیطرح کی کوشش نئے وقت
اور پرانے مذہبی خیالات کے آپس مین ملانے کی کرنی چاہی
تہی مگر اطلی یہہ دوسری بار اسکی تاریخ مین تہا کہ اس خوفناک
حالت مین تہی کہ نہ تو بیماری کو اوٹھا سکتی تہی اور نہ علاج کی

تاب لاسکتی تہی - ڈسکورسس کے ایک عجیب جملے مین مچیاولی
بیان کرتا ہی کہ ڈ[1] اسنیک اور فرانسس[2] نے کسطرح بجہتے
ہوے شعلے کو دوبارا بڑہایا - اس نے یہہ دیکہا ہوگا کہ اسطرف
سے تو اطلی کا پورا خاتمہ ہوگیا تہا اور جب اخلاقی اور مذہبی قوتین
تمام ہوچکی ہون تو پہر کس امید پر تم اچہے سپاہیون اور اچہے
حاکمون کو ڈہونڈہتے ہو؟

اطلی کی سولہوین صدی فرانس کی اٹہارویں صدی سے
کچہہ ملتی جلتی ہی - ان دونون ملکون مین قدیم مذہبی فرقون پر چڑہائی
ہوئی تہی - اور نئے اُلمپیون مین روشنی کی گئی تہی - اٹہارویں صدی
نوع انسان کی عمدہ خصلتون کو ماننے لگی تہی اگر تمہارا دل چاہی
اسکو دہوکے کی ٹٹی سمجہو مگر کیا یہہ دہوکے کی ٹٹی نوعِ انسان کی عمدہ
خصلتون کو نہ ماننے سے بہی ایک درجہ خراب ہے؟ مچیاولی اور
اُس کے اسکول نے صرف چالاکی - حسد - برائی - احسان فراموشی
اور دغابازی کو دیکہا تہا - اور ایسے بودے پایہ پر ان کا خیال

[1، 2] یہہ دونون مذہبی فرقے ہین -

ایک عالیشان عمارت تیار کرنے کا تہا - ہم یہہ پوچہتے ہین کہ وہ
کونسی خیالی تصویر کہینچنے والے ہون گے جنہون نے ایسی غلطی
کھائی ہوگی - ایک ذی فہم مصنف لکھتا ہی کہ اطلی کے قومی کہنڈرون سے
گہرا ہوا یہہ شخص ملک کے لیئے خیالی اصول قائم کر رہا ہے جس مین
اوس کمیٹی آف پبلک سیفٹی کی قوت پائی جاتی ہی جو پچیس[۱]
ملین فرانسیسیون کے جوش پر قائم تہے یہہ معلوم ہوتا ہی
کہ کنونشن کی تمام عقل اسی مین آگئی ہی اور اسکے اصول ہمکو ایسے
معلوم ہوتے ہین کہ جو عمل مین آچکی ہین مگر ہمت کو خیالی اصول پر
قائم کرنا مثل ایک حباب کے ہی -

اسمین کوئی شک نہین کہ مچیاولی کا کچہہ اثر ہمارے زمانے
پر بہی معلوم ہوتا ہے اور سائینس بہی نادانستہ اسکے
اس مقولے کی وجہہ سے یعنی فقط قابل شخص کامیاب ہوتا ہے
مچیاولی کو نادرست مدد پہونچاتا ہے - اکٹن[۲] کا یہہ خیال ہی

---

[۱] ہمارے حساب سے دو کرور پچاس لاکہہ ہوتے ہین -
[۲] اس کا پورا خطاب لارڈ اکٹن ہی - یہہ کیمبرج یونیورسٹی مین تاریخ کا پروفیسر ہے -

کہ مچیاولی مٹنے والا اثر نہین ہے بلکہ ہمعصر ہر زمانے کا
اور ہمیشہ رہنے والا ہے اسواسطے کہ چالاکی - اور قوت - اور
استقلال ارادہ - اور ہٹ دھرمی - اس زمانے مین بھی مقابلہ
... نیک نیتی آدمیت اور راستی کا کر رہے ہین - مگر چونکہ
ان دو فریق کی لازوال جنگ مین یہہ ایک کی طرفداری کرتا ہی
اور الفاظ مین پر اپنے خیالات بھی ظاہر کرتا ہے اسی لیے مچیاولی
کیواسطے ایک جای یورپ مین اس زمانے کی علم سیاست
اور علم ادب کے عالمون کی مجلس مین ہمیشہ خالی رہیگی -

تمت

تم کتبہ احقر البرایا محمد یحیی علیگڈہی